

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

صَوْمُ الْمُسْلِمِينَ

www.sirat-e-mustaqeem.net

مُؤَلَّفَہ

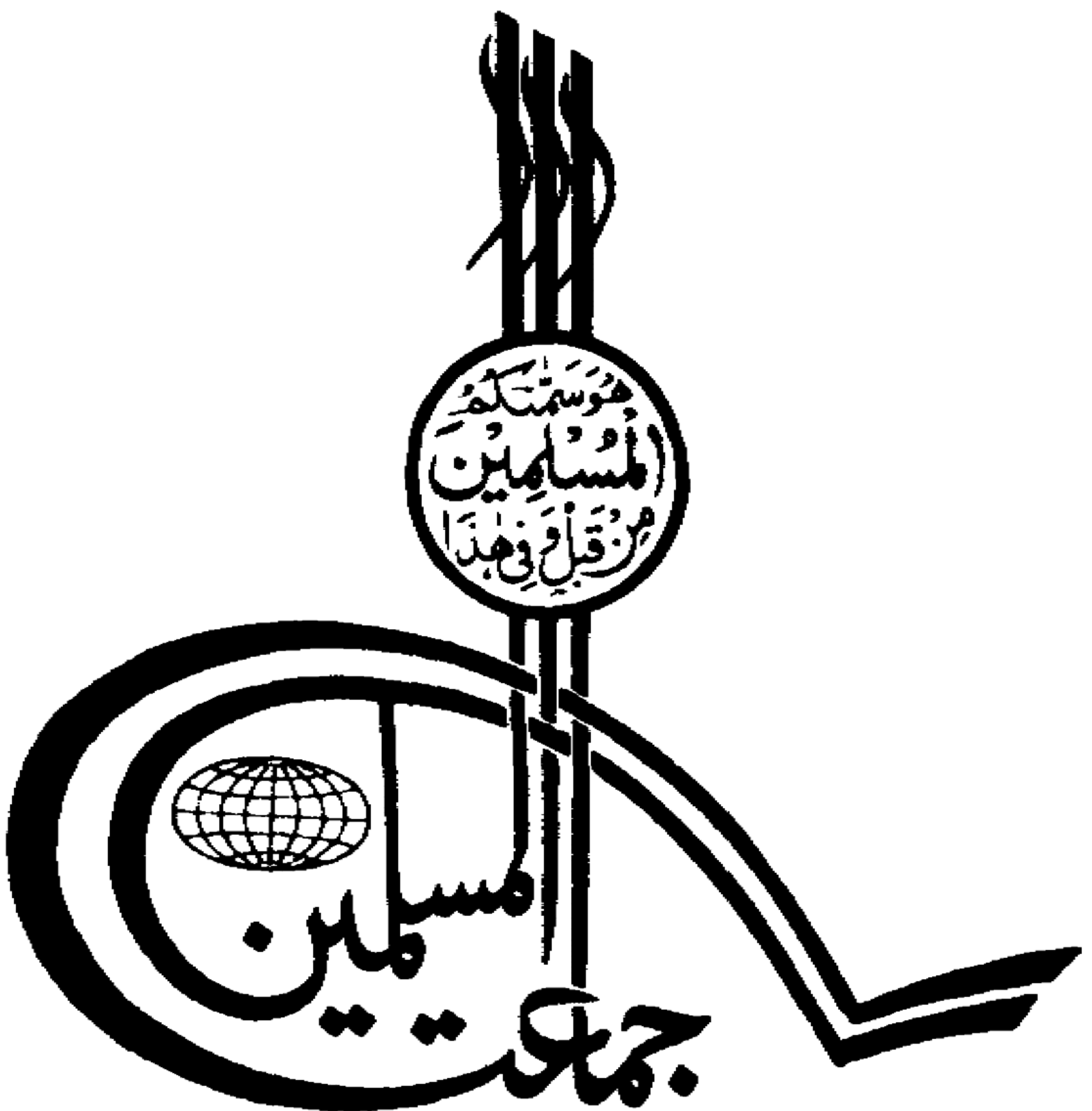
مسعود احمد

امیر جماعت المسلمین

جماعت المسلمین

کاتب عبد الحفیظ
 اشاعت پنجم
 تعداد ایک ہزار
 سال طباعت :- ۱۹۹۷ء، ۱۴۱۸ھ

جملہ حقوق طبع بحق جماعت المسلمین رجب پور
 (رجسٹریشن نمبر ۰۳۶۶/۱۹۸۵) محفوظ ہیں۔



نوٹ

اس کتاب میں جن کتب کا حوالہ دیا گیا ہے ان کے متعلق ضروری معلومات درج ذیل ہے :-

- ۱۔ صحیح بخاری مطبوعہ مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ بمصر (۱۳۷۷ھ)
- ۲۔ صحیح مسلم مطبوعہ عیسیٰ البابی الحلبی وشرکائہ بمصر۔
- ۳۔ ابوداؤد مطبوعہ مطبع مجتہائی دہلی۔
- ۴۔ نسائی مطبوعہ مکتبہ رحیمیہ دہلی۔
- ۵۔ ترمذی مع اردو ترجمہ مطبوعہ مطبع فیض منبع منشی نولکشور لکھنؤ (۱۹۲۹ء)
- ۶۔ ابن ماجہ مطبوعہ مطبع التازیہ بمصر۔
- ۷۔ صحیح ابن خزمیہ مطبوعہ المکتب الاسلامی۔ بیروت
- ۸۔ دارقطنی مطبوعہ مطبع انصاری دہلی۔
- ۹۔ ”بلوغ“ سے مراد بلوغ الالمانی شرح الفتح الربانی ہے۔ الفتح الربانی مسند امام احمد کی نبوی ترتیب ہے جو علامہ احمد عبدالرحمن البنا الساعاتی نے مرتب کی ہے۔ اس کی شرح بلوغ الالمانی بھی انہی کی تصنیف ہے (مطبوعہ بمصر ۱۳۷۱ھ)
- ۱۰۔ ”مرعاة“ سے مراد مرعاة المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ہے۔ یہ شرح ابوالحسن عبید اللہ مبارکپوری کی تصنیف ہے (مطبوعہ المکتبہ الاثریہ سانگلہ ہل، شیخوپورہ، پاکستان ۱۳۸۲ھ)

- ۱۱۔ "التعلیقات" سے مراد التعلیقات للالبانی علی مشکوٰۃ ہے (مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت ۱۳۹۹ھ)
- ۱۲۔ "نیل" سے مراد نیل الاوطار شرح منتقلی الاخبار ہے (مطبوعہ مصطفی البانی الحلبی واولادہ بمصر ۱۳۴۷ھ)
- ۱۳۔ "فتح" سے مراد فتح الباری شرح صحیح بخاری ہے (مطبوعہ مصطفی البانی الحلبی واولادہ بمصر ۱۳۷۸ھ)

نوٹ

اس کتاب میں ہر جگہ صوم سے مراد وہ عبادت ہے جسے عرف عام میں روزہ کہتے ہیں۔

فہرست مضامین

نمبر	مضمون	صفحہ
۱	<u>فرض صیام</u>	۹
۲	رمضان کے فضائل	۱۰
۳	صوم کا مقصد	۱۲
۴	صوم کے فضائل	۱۲
۵	رمضان کی ابتداء اور انتہاء اور	
	رویت ہلال	۱۴
۶	رمضان کی پیشوائی کے صیام . . .	۱۸
۷	صوم کی نیت اور صوم کی ابتداء . .	۱۹
۸	صبح صادق	۲۱
۹	سحری	۲۲

۲۵	صوم کی انتہاء اور افطاری	۱۰
۲۸	صوم توڑنے کا کفارہ	۱۱
۳۰	کن لوگوں کو رمضان میں صیام رکھنے کی ممانعت یا نہ رکھنے کی اجازت ہے اور بعد میں قصار کرنے کا حکم ہے . . .	۱۲
۳۰	۱۔ عورت جو اذیت ماہانہ یا نفاس میں ہو . .	
۳۱	۲۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی	
۳۲	۳۔ بیمار	
۳۳	۴۔ مسافر	
۳۴	صوم میں کون کون سے کام جائز ہیں۔	۱۳
۳۶	صوم میں کن باتوں سے بچنا ضروری ہے۔	۱۴
۳۸	متفرق مسائل	۱۵
۴۰	متعلقات رمضان	۱۶
۴۰	۱۔ قیام رمضان	

۴۲	۲۔ لیلة القدر	
۴۳	۳۔ رمضان کا آخری عشرہ	
۴۴	۴۔ اعتکاف	
۴۹	۵۔ صدقہ فطر	
۵۰	۶۔ عید الفطر	
۵۸	نفل صیام	۱۷
۵۸	نفل صیام کے مسائل	۱۸
۶۲	مستحب صیام	۱۹
۶۸	پاکدامنی کے لئے صیام	۲۰
۶۹	کون کون سے صیام منع ہیں	۲۱
۷۳	عورت اور نفل صیام	۲۲
۷۴	نذر کے صیام	۲۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم صرف ایک یعنی : اللہ تبارک و تعالیٰ .. اللہ کے سوا کوئی نہیں
 ہمارا امام صرف ایک یعنی : محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .. فرقہ وارانہ امام نہیں
 ہمارا دین صرف ایک یعنی : اللہ کا پسند کردہ دین اسلام .. فرقہ وارانہ مذہب نہیں
 ہمارا نام صرف ایک یعنی : اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین .. فرقہ وارانہ نام نہیں
 بنیادِ محبت صرف ایک یعنی : اللہ تعالیٰ سے تعلق .. دنیوی تعلقات نہیں
 وجہ افتخار صرف ایک یعنی : ایمان باللہ العظیم .. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متفق
 ہیں تو ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔
 تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

جماعت المسلمین

جماعت المسلمین

مرکز جماعت المسلمین، گیلان آباد ملیر توسیعی کالونی کراچی
 فون 407524 فیکس: 4507305

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صوم المسلمین

صوم کے معنی ”رک جانے“ کے ہیں اصطلاح شرع میں اس کے معنی کھانے، پینے اور جماع سے رک جانے کے ہیں یہ (نوٹ : صوم کی جمع صیام ہے)

فرض صیام (یعنی وہ صیام جو ضروری ہیں)

رمضان کے مہینہ کے صیام فرض ہیں۔ جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اُسے چاہیئے کہ اس مہینہ میں صیام رکھے ٹھ

لے قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی : فَالَّذِیْنَ بَاسِرُوْهُنَّ وَاَبْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصّیَامَ اِلٰی النَّیْلِ (البقرة - ۱۸۷)

لے قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی : شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْآنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلِیَصُمْهُ (البقرة - ۱۸۵)

رمضان کے فضائل

جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے، رحمت کے اور آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند کر دئے جلتے ہیں اور سرکش شیاطین جکڑ دئے جلتے ہیں اے

اے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنة (صحیح بخاری کتاب الصوم باب هل يقال رمضان جز ۳ ص ۳۲ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل شهر رمضان جز ۱ اول ص ۱۲) و فی روایۃ فتح ابواب السماء (صحیح بخاری باب هل يقال رمضان ص ۳۲) و فی روایۃ فتح ابواب الرحمة (صحیح مسلم ص ۳۶) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل شهر رمضان فتحت ابواب السماء و غلقت ابواب جہنم و سلسلت الشیاطین (صحیح بخاری باب هل يقال رمضان ص ۳۲ و صحیح مسلم باب فضل شهر رمضان ص ۱۲ الا ان سلما روی ابواب الرحمة بدل ابواب السماء) و فی روایۃ تغل فیہ مردۃ الشیاطین (نسائی کتاب الصیام باب فضل شهر رمضان جز ۱ اول ص ۲۳ و اسنادہ صحیح۔ مرعاة جلد ۴ ص ۲۱)

رمضان کا مہینہ بابرکت مہینہ ہے۔ اسی مہینہ میں قرآن مجید نازل ہوا۔ اس مہینہ میں ایک رات ہے جو بڑی قدر و منزلت والی، بہت بابرکت اور امن و سلامتی والی ہے۔ یہ رات ہزار مہینے سے افضل ہے لہ

اس مہینہ میں ہر رات کو ایک منادی ندا کرتا ہے کہ اے خیر کے تلاشی آگے بڑھ اور اے بُرائی کے تلاشی باز آ جا۔ اس مہینہ میں ہر رات کو اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے لہ

لہ قال اللہ تبارک وتعالیٰ: "شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ (البقرة - ۱۸۵) قال اللہ تبارک وتعالیٰ: إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ مُبَارَكَةٍ (الدخان - ۳) قال اللہ تبارک وتعالیٰ: إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ هَذَا مَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ هَذَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ تَنْزَلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ هَذَا (إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاكم رمضان شهر مبارك (نسائي، كتاب الصيام باب فضل شهر رمضان جزء اول ص ۲۳ و اسنادہ صحیح۔ مرعاة جزء ۴ ص ۲) لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: وينادي مناد يا باغي الخير اقبل ويا باغي الشر اقص و الله عتقاء من النار وذلك كل ليلة (ترمذی کتاب الصوم باب ما جاء في فضل شهر رمضان جزء اول ص ۲۱ و الحاكم ۱/۲۱۲ و سندہ صحیح۔ مرعاة جزء ۴ ص ۱۹۹)

صوم کا مقصد

صوم کا مقصد تقویٰ پیدا کرنا ہے لہ

صوم کے فضائل

صوم ڈھال ہے۔ صائم کے منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک
شک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ صوم خالص اللہ تعالیٰ کے
لئے ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اس کا اجر دے گا لہ

لہ قال اللہ تبارک وتعالیٰ : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ
الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ (البقرة ۱۸۳)
لہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصیام جنة والذي نفسي
بيده مخلوف فم الصائم أطيب عند الله تعالى من ريح المسك (قال الله تعالى) يترك طعامه
وشربه وشهوته من أجلي، الصيام لي وأنا اجزي به والحسنة بعشر أمثالها (صحیح بخاری
کتاب الصوم باب فضل الصوم جزء ۳ ص ۳۷ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل الصیام
جزء اول ص ۶۵)

جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں اس میں سے
صرف صائم داخل ہوں گے، دوسرا کوئی داخل نہیں ہوگا لہ
ہر نیکی کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہوتا ہے سو آگے
صوم کے۔ صوم کے ثواب کا تو بس اللہ تعالیٰ ہی کو علم ہے کہ کتنا دیا
جائے گا لہ

صائم کے لئے دو خوشیاں ہیں : ایک تو اس وقت جب وہ
افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت جب وہ اپنے رب سے ملاقات
کرے گا لہ

۱۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنة بابا یقال لہ الریان یدخل منہ
الصائمون یوم القیمۃ لا یدخل منہ احد غیرہم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب الریان
للصائمین جزر ۳ ص ۳۲ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل الصیام جزر اول ص ۴۶۶)
۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل علی ابن آدم یضاعف الحسنۃ عشر
امثالھا الی سبع مائۃ ضعف قال اللہ عز وجل الا الصوم فانه لی وانا اجزی بہ یدع
شھوتہ و طعامہ من اجل (صحیح مسلم کتاب الصوم باب فضل الصیام جزر اول ص ۴۶۵
و ص ۴۶۶) و فی روایۃ و الحسنۃ بعشر امثالھا (صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل
الصوم جزر ۳ ص ۳۱)

۳۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للصائم فرحان ینفر حتما : اذا افطر فرح و اذا
لقی ربہ فرح بصومہ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب هل یقول انی صائم جزر ۳ ص ۴۶۵
و صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل الصیام جزر اول ص ۴۶۵)

جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن صوم رکھا اللہ تعالیٰ
اس صوم کی بدولت اس کے چہرہ کو دوزخ سے ستر سال کی مسافت کے
برابر دور کر دے گا۔

رمضان کی ابتداء و انتہاء اور رؤیت ہلال

ہر مہینہ کی طرح رمضان کا مہینہ بھی کبھی ۲۹ دن کا ہوتا ہے اور
کبھی ۳۰ دن کا ہے

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام یوماً فی سبیل اللہ بعد (وفی مسلم باعد)
اللہ وجہہ (وفی روایت لمسلم بذلك اليوم) عن الناربیعین خریفاً (صحیح بخاری کتاب
الجماد باب فضل الصوم جز ۲ ص ۳۲ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل الصیام فی
سبیل اللہ جز ۱ اول ص ۴۶)

۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشمر حکذا و حکذا یعنی مرۃ تسعة و عشرين
ورۃ ثلاثین صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا راٰ یتئم الملال
فصوموا جز ۳ ص ۳۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشمر حکذا و حکذا و حکذا
و عقد الایہام فی الثالثۃ و الشمر حکذا و حکذا و حکذا یعنی تمام ثلاثین (صحیح مسلم
کتاب الصیام باب وجوب رمضان لرؤیۃ الملال جز ۱ اول ص ۴۳)

رمضان کے مہینہ کی ابتداء چاند دیکھ کر کرے اور اس کا اختتام بھی
چاند دیکھ کر کرے یعنی چاند دیکھ کر صیام رکھنے شروع کرے اور چاند دیکھ کر
ہی صیام رکھنے بند کر دے ۱۷
شعبان کی تاریخوں کی نگرانی کرے تاکہ رمضان کی ابتداء معلوم کرنے میں
غلطی نہ ہو ۱۸

اگر شعبان کی ۲۹ تاریخ کو چاند نظر آجائے تو اگلے دن سے صیام رکھنا
شروع کر دے اور اگر ۲۹ شعبان کو چاند نظر نہ آئے تو اگلے دن روزہ نہ رکھے بلکہ
شعبان کے ۳۰ دن پورے کرے پھر اگلے دن سے صیام رکھنے شروع کرے ۱۹

۱۷ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا حتی تزوالہلال ولا تفطروا حتی تزودہ
(صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الہلال فصوموا جزر
۳ ص ۳۲ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب وجوب رمضان لرؤیۃ الہلال جزء اول ص ۲۳۶
واللفظ للبخاری)

۱۸ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتحفظ من شعبان ما لا یتحفظ من غیرہ ثم یصوم
لرؤیۃ رمضان (ابوداؤد کتاب الصوم باب اذا غمی الشہر جلد اول ص ۳۲۵ و سندہ
صحیح - نیل ۴/۱۶)

۱۹ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا لرؤیۃ و افطروا لرؤیۃ فان غبی
علیکم فاکملوا عدۃ شعبان ثلاثین (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اذا رأیتم الہلال فصوموا جزر ۳ ص ۳۵)

اگر ۲۹ رمضان کو چاند نظر نہ آئے تو اگلے دن افطار نہ کرے بلکہ رمضان کے ۳۰ دن پورے کرے پھر افطار کرے ۱۔
 چاند دیکھ کر صیام شروع کرنے اور چاند دیکھ کر افطار کرنے کی شرط ۲۹ تاریخ کو ہے۔ ۳۰ تاریخ کے لئے یہ شرط نہیں ہے۔ ۳۰ تاریخ کو اگر چاند دکھائی دے تب بھی اگلے دن سے صیام رکھے یا افطار کرے ۲۔
 اگر ۲۹ تاریخ کو ابر ہونے کی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو اس مہینہ کے ۳۰ دن پورے کرے پھر اگلے دن سے دوسرا مہینہ شمار کرے ۳۔

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا راٰ يتم الهلال فصوموا واذا راٰ یتوہ فافطروا فان غمّ علیکم فصوموا ثلاثین یوماً (صحیح مسلم کتاب الصیام باب وجوب رمضان لرؤیة الهلال جزر اول ص ۴۳۸)

۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر تسع وعشرون لیلة فلا تصوموا حتی تزوہ فان غمّ علیکم فاکملوا العدة ثلاثین (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا راٰ يتم الهلال فصوموا جزر ۳ ص ۴۳۸) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہر هكذا وهكذا (ثم عقدا بحامہ فی الثالثۃ) فصوموا لرؤیة وافطروا لرؤیة فان اُغنی علیکم فاقدروا لہ ثلاثین (صحیح مسلم کتاب الصیام باب وجوب صوم رمضان لرؤیة الهلال جزر اول ص ۴۳۶)

۳۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان غمّ علیکم فاکملوا العدة ثلاثین (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا راٰ يتم الهلال فصوموا جزر ۳ ص ۴۳۸)

چاند کی رویت کا فیصلہ چاند کے چھوٹا یا بڑا ہونے سے نہ کرے بلکہ جس رات کو دکھائی دے اُسے اُسی رات کا مانے اور اگلے دن سے دوسرا مہینہ شمار کرے۔

چاند کی رویت کا فیصلہ دوسری جگہ کی رویت سے بھی کیا جاسکتا ہے۔

اگر دو مقاموں کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہو تو ایک مقام کی رویت دوسرے مقام پر تسلیم نہ کی جائے۔

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ مدہ للرؤیة فهو للیلۃ رأیتہ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب بیان انہ لا اعتبار بکبر الھلال جز اول ض ۴۴)

۲۔ ان رکبا جاءوا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشھدون انھم رادا الھلال بالامس فامرھم ان یفطروا اذا اصبحوا ان یخذوا الی مصلام (ابوداؤد کتاب الصلوۃ ابواب العیدین باب اذا لم تخرج الامام للعید من یومہ یخرج من الغد وسندہ صحیح - نیل ۲۱)

۳۔ عن کرب قال فقدمت الشام..... فرأیت الھلال لیلة الجمعة ثم قدمت المدینہ..... فسألتنی عبد اللہ بن عباس.... فقال متی رأیت الھلال فقلت رأیتہ لیلة الجمعة فقال أنت رأیتہ فقلت نعم وراہ الناس وصاموا وصام معاویة فقال لکننا رأیناہ لیلة السبت فلانزال نصوم حتی نكمل ثلاثین اذنراہ فقلت اولاً تکتفی برؤیة معاویة وصیامہ فقال لا فھکذا امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح مسلم کتاب الصیام باب بیان ان لكل بلد رؤیتہم جز اول ض ۴۴)

اگر ۲۹ شعبان کو چاند نظر نہ آئے تو اگلے دن محض اس خیال سے کہ شاید اس دن رمضان کی پہلی تاریخ ہو صوم نہ رکھے لے
چاند کی رویت کا فیصلہ کم از کم دو عادل آدمیوں کی گواہی سے کرے۔ ۱

رمضان کی پیشوائی کے صیام

رمضان شروع ہونے کے ایک دو دن پہلے سے پیشوائی کے صیام نہ رکھے البتہ وہ شخص صوم رکھ سکتا ہے جو ان دنوں میں ہمیشہ صوم رکھتا ہو مثلاً اگر کوئی شخص پیر اور جمعرات کو ہمیشہ صوم رکھتا ہو تو اگر ۲۹ یا ۳۰ شعبان کو پیر یا جمعرات کا دن آجائے تو وہ شخص اس دن صوم رکھ سکتا ہے ۲

۱۔ قال عمار من صام اليوم الذي شك فيه فقد عصى ابا القاسم صلى الله عليه وسلم (رواه الترمذی وصحی فی کتاب الصیام باب ما جاء فی کراہیۃ صوم یوم الشک جز اول ص ۲۱۳۔ ورواه ابوداؤد ۳۲۶ والنسائی ۱/۲۳۷)

۲۔ قال الحارث بن عبدالمنازل رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نفسك للروية فان لم نره وشهد شاهد عدل نكنا بشهادتهما (ابوداؤد کتاب الصوم باب شہادۃ رجلین جز اول ص ۲۲۶۔ سندہ صحیح۔ نیل جز ۲ ص ۱۶۱)

۳۔ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يتقدم احدكم رمضان بصوم يوم او يومين الا ان يكون رجل كان يصوم صومه فليصم ذلك اليوم (صحیح بخاری کتاب الصیام باب لا يتقدم رمضان بصوم يوم جز ۳ ص ۳۵ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب لا تقدموا رمضان بصوم يوم جز اول ص ۲۳۷ واللفظ للبخاری)

صوم کی نیت اور صوم کی ابتداء

صوم کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے لہذا صوم کی نیت صبح صادق سے پہلے کرے اور صبح صادق ہونے ہی کھانا، پینا اور جماع کرنا بند کر دے۔ ۱۵

نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں۔ ہر عمل میں نیت کا بڑا دخل ہے۔ اگر نیت اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کی ہے تو وہ عمل قبول ہوگا ورنہ قبول نہیں ہوگا۔ الغرض صوم کے لئے بھی دل میں ارادہ کرے کہ میں یہ صوم خالص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے رکھ رہا ہوں۔ ۱۶

نوٹ :- زبان سے نیت نہ کرے۔ زبان سے نیت کرنا بدعت

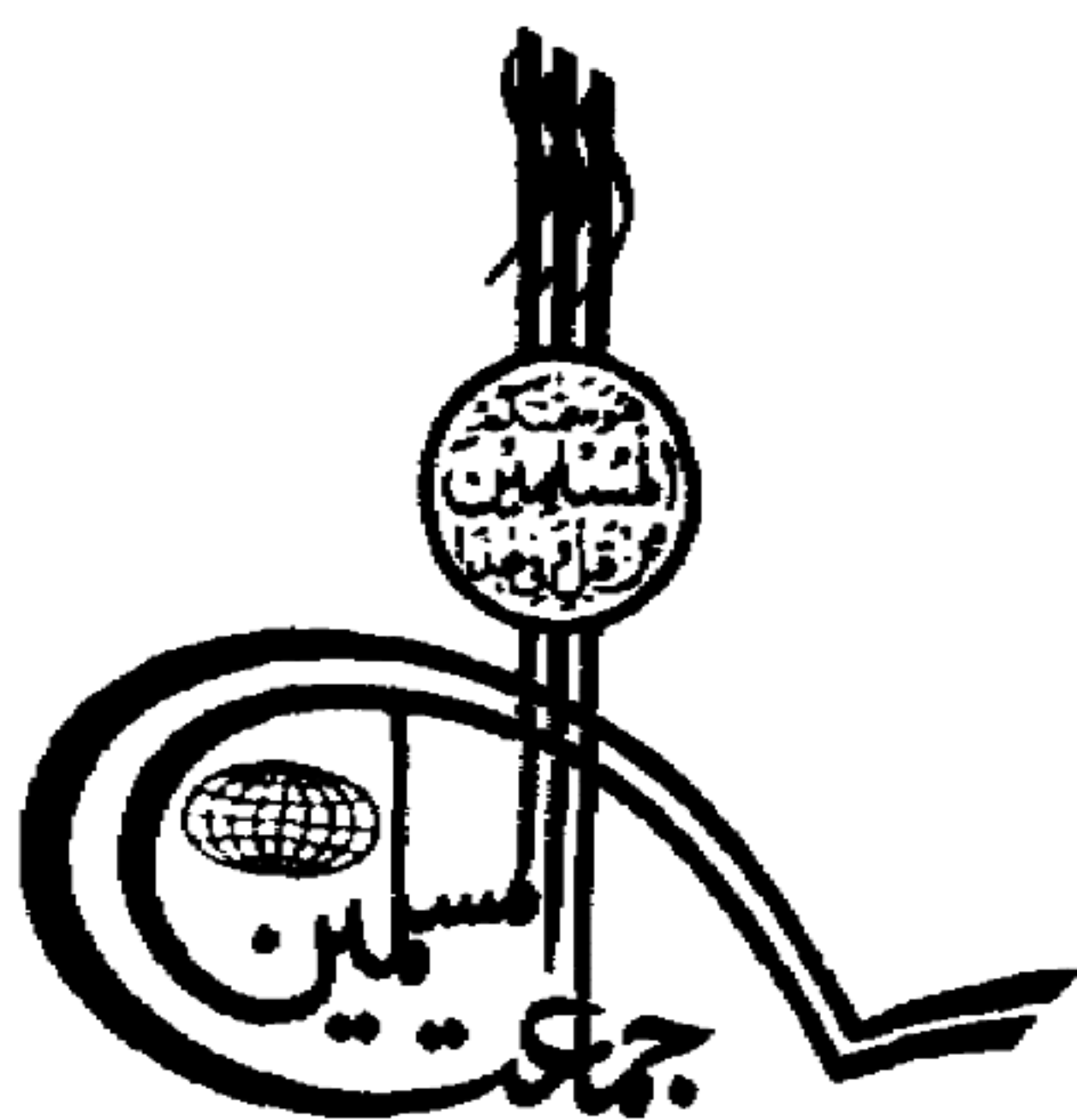
ہے۔

۱۵ قال اللہ تبارک وتعالیٰ فَاَلَيْ بُأَشْرُوْهُنَّ وَاَبْتَسُوْا فَاَكْتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاَكَلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی يَتَبَيَّنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ (البقرة - ۱۸۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام (ابوداؤد کتاب الصوم باب فی النیۃ فی الصوم جزء اول ص ۳۲) قال محمد ناصر الدین الالبانی اسنادہ صحیح ولا یجلہ وقف من اوقف۔ التعلیقات للالبانی علی مشکوٰۃ جزء اول ص ۶۲)

۱۶ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیات وانما کل امری ومانوی (صحیح بخاری کتاب الوحی باب کیف کان بدء الوحی جزء اول ص ۲)

انتباہ

فرض صوم کے متعلق بغیر عذر شرعی کسی کو اختیار نہیں کہ صوم رکھے یا نہیں رکھے، اس لئے دن کے کسی حصہ میں بھی اگر کسی شخص نے اپنا اختیار استعمال کیا اور صوم رکھنے کی نیت نہیں کی تو دن کے اس حصہ کا صوم بے نیت رہا حالانکہ نیت بڑی ضروری چیز ہے اور نیت ہی پر تمام اعمال کا دار و مدار ہے۔ مزید برآں دن کے اُس حصہ میں جس حصہ میں اس شخص نے نیت نہیں کی تو گویا دن کے اس حصہ میں اس نے اپنے آپ کو مختار سمجھا حالانکہ دن کے اُس حصہ میں بھی اُسے صوم رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار نہیں تھا۔ اُسے چاہیے تھا کہ دن کے اس حصہ میں بھی صوم رکھنے کے لئے اپنے آپ کو مجبور سمجھتا اور صبح صادق سے ہی اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتا اور صوم کی نیت کر لیتا۔



صبح صادق

صبح صادق سے مراد دن کی روشنی ہے بلکہ

صبح صادق سے مراد روشنی کی مستطیل یا لمبی دھاری نہیں ہے

بلکہ صبح صادق سے مراد وہ روشنی ہے جو پوری فضا میں پھیل جلتے ٹپے

۱۔ فانزل اللہ بعدہ ”مِنَ الْفَجْرِ“ فَعَلِمُوا اَنَّمَا عَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ (صحیح بخاری کتاب التفسیر جزء ۶ ص ۳۱ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر جزء اول ص ۴۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هو سواد اللیل و بیاض النهار (صحیح بخاری کتاب التفسیر جزء ۶ ص ۳۱ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر جزء اول ص ۴۴ واللفظ للبخاری)

۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفجر الذی یقول هكذا (و جمع اصابعہ ثم مکسها الی الارض) ولكن الذی یقول هكذا (و وضع المسبحة علی المسبحة و مدیدہ و فی روایۃ و لا هذا البیاض حتی یستطیر و فی روایۃ هو المعترض و لیس بالمستطیل) (صحیح مسلم کتاب الصیام باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر جزء اول ص ۴۴ و صحیح بخاری کتاب الصلوۃ باب الاذان قبل الفجر جزء اول ص ۱۶ و اللفظ لمسلم)

سحری

صبح صادق سے کچھ دیر پہلے اٹھ کر کچھ کھانا پینا چاہیے۔ اس کھانے پینے کو سحری کہتے ہیں۔ سحری سے اہل اسلام اور اہل کتاب کے صیام میں فرق کرنا بھی مقصود ہے اور سحری برکت کی بھی چیز ہے۔^۱ سحری رات کے بالکل آخری حصہ میں کرے۔^۲ سحری اور صلوٰۃ فجر میں بس اتنا وقفہ ہو کہ اس وقفہ میں پچاس آیتوں کی تلاوت کی جاسکے۔^۳

^۱ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسحر و افان فی السحر بركة (صحیح بخاری کتاب الصیام باب بركة السحر جزو ۳ ص ۳۸) صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل السحر جزو اول ص ۴۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصل ما بین صیامنا و صیام اهل الکتاب اکلة السحر (صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل السحر جزو اول ص ۴۲) ^۲ قال سهل بن عبد اللہ تميمی انکنت اتسحر فی اہلی ثم تكون سرعتی ان ادرك السجود مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح بخاری کتاب الصیام باب تاخیر السحر جزو ۳ ص ۳۷) ^۳ عن زید قال تسحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قمنا الی الصلوٰۃ قال انس قلت کم کان قدر ما بینہما قال خمسين آية (صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل السحر جزو اول ص ۴۳)

اگر صبح صادق سے پہلے نماز فجر کی تیاری کے لئے بطور تنبیہ اذان دی جائے تو اس اذان کو سن کر کھانا پینا بند نہ کرے۔ یہ اذان تو اس لئے دی جاتی ہے کہ سونے والا جاگ جائے اور صلوٰۃ پڑھنے والا لوٹ آئے (یعنی تہجد ختم کر دے) اس اذان کا نہ رمضان سے کوئی تعلق ہے اور نہ سحری سے۔ یہ تو بارہ مہینے دی جاسکتی ہے تاکہ سونے والا اٹھ جائے اور تہجد پڑھنے والا لوٹ آئے اور دونوں صلوٰۃ فجر کی تیاری کریں۔ یہ اذان رات کے وقت ہوتی ہے اور رات کو صوم نہیں ہوتا۔ صبح صادق ہونے ہی جو اذان دی جائے اس کو سن کر کھانا پینا بند کر دینا چاہیئے۔ ۱۵

۱۵ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا یُمنَعَنَّ أَحَدُکُمْ أَوْ أَحَدًا مِنْکُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سَحْرَةٍ فَإِنَّهُ یُؤْذِنُ بِلِیلٍ لیرْجِعَ قَائِمُکُمْ وَلَیْنَبَّهَ نَائِمُکُمْ وَفِی رَوَايَةٍ کُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى یَبْدَأَ ابْنُ امِّ مَكْتُومٍ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الاذان قبل الفجر و باب الاذان بعد الفجر جزء اول ص ۱۶ و ۱۷ صحیح مسلم کتاب الصیام باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر جزء اول ص ۴۲)

اگر صبح صادق ہونے کے بعد فجر کی اذان ہو جائے اور پیالہ ہاتھ میں ہو تو پیالے کے اندر جو کچھ ہے اس سے اپنی ضرورت پوری کر لے (یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آسانی ہے)۔ لے

www.sirat-e-mustaqeem.net

لے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع احدکم النداء والائناء علی یدہ فلا یضدہ حتی یقضى حاجتہ منہ (الوداؤد کتاب الصوم باب الرجل یسمع النداء والائناء علی یدہ جزا اول ۳۲۸۔ سندہ صحیح۔ مرعاة المفاتیح جلد ۴ ص ۲۲)

صوم کی انتہاء اور افطار

صوم شروع کرنے کے بعد پھر رات تک یعنی سورج کے غروب ہونے تک نہ کچھ کھائے، نہ پیئے اور نہ جماع کرے۔ سورج کے غروب ہوتے ہی صوم ٹھول لے یعنی جب مشرق کی طرف سے رات (کی تاریکی) آجائے اور مغرب کی طرف دن (کا اجالا) چلا جائے تو افطار کر لے۔ سورج غروب ہونے کے بعد بہت جلدی افطار کرے۔ افطار میں تاخیر نہ کرے۔ ۱۷

۱۷ قال اللہ تبارک وتعالیٰ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى الْاَيُّلِ (البقرہ - ۱۸۷) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قبل الليل من هاهنا (وفی رواية اشار با صبحه قبل المشرق) وادبر النهار من هاهنا وغربت الشمس فقد افطر الصائم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب متى یحل فطر الصائم جزء ۳ ص ۴۶ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب بیان وقت القضاء للصوم وخروج النهار جزء اول ص ۴۴)

۱۸ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر (صحیح بخاری کتاب الصوم باب تعجیل الافطار جزء ۳ ص ۴۷ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل السحور جزء اول ص ۴۳)

افطار کرتے وقت یہ دعا پڑھے :-

ذَهَبَ الظَّمْأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ
وَتَثَبَّتِ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

(ترجمہ) پیاس چلی گئی، رگیں تر ہو گئیں اور انشاء اللہ
اجر ثابت ہو گیا ہے

کھجور سے افطار کرے، اگر کھجور نہ ہو تو چوہارے سے افطار کرے،
اگر چوہارہ بھی نہ ہو تو پانی سے افطار کرے۔ کھجور باعث برکت ہے اور پانی
پاک کرنے والا ہے۔ اے

اے کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر قال ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت
الاجر ان شاء الله (ابوداؤد، کتاب الصوم باب القول عند الافطار جزء اول ص ۳۲۸ سندہ صحیح۔
مرعاة جزء ۴ ص ۲۲۶)

اے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر احدکم فليفطر على تمر فانه بركة فان لم يجد
تمرًا فالماء فانه طهور (ترمذی کتاب الزکوٰۃ باب ما جاء في الصدقة على ذی القرابة جلد اول
ص ۲۰۴ و ابوداؤد کتاب الصوم باب ما يفطر عليه جزء اول ص ۳۲۸۔ سندہ صحیح۔ مرعاة جلد ۴ ص ۲۲۵
والتعليقات جزء اول ص ۶۲۱) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفطر قبل ان یصلی علی رطبات
فان لم تکن رطبات فتمیرات فان لم تکن تمیرات حاصوات من ماء (ترمذی کتاب الصوم باب
ما جاء ما یستحب علیه الافطار جلد اول ص ۲۱۴ حسنہ الترمذی وجیدہ الالبانی۔ التعليقات جزء

افطار مغرب کی صلوٰۃ سے پہلے کرے۔ ۱۷

اگر آبر میں غلطی سے غروبِ آفتاب سے پہلے افطار کر لے تو کوئی حرج نہیں۔ ۱۸

اگر آبر کھل جائے اور سورج نکل آئے تو مغرب تک صوم کو پورا کرے۔ ۱۹
اگر صوم کی حالت میں بھولے سے کھالے یا پی لے تو کوئی حرج نہیں۔
پھر مغرب تک اپنے صوم کو پورا کرے۔ ۲۰

www.sirat-e-mustaqeem.net

۱۷ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفطر قبل ان یصلی (ترمذی کتاب الصوم باب ما جاز

ما یتحب علیہ الافطار جلد اول ص ۲۱۷ - حسنہ الترمذی وجیدہ الالبانی . التعليقات جزء اول ص ۶۲۱)

۱۸ قالت أسماء افطرناعلی عبد البی صلی اللہ علیہ وسلم یوم غیم ثم طلعت الشمس (صحیح

بخاری کتاب الصوم باب اذا افطر فی رمضان ثم طلعت الشمس جزء ۳ ص ۴۷)

۱۹ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نسی فاکل و شرب فلیتم صومہ فانما اطعمہ اللہ

وسقاه (صحیح بخاری کتاب الصیام باب الصائم اذا اکل او شرب ناسیا جزء ۳ ص ۴۷ و صحیح

مسلم کتاب الصیام باب اکل الناسی و شربہ و جماعہ لا یفطر جزء اول ص ۴۶)

صوم توڑنے کا کفارہ

اگر قصدِ صوم کو توڑ دے تو کفارہ ادا کرے۔ کفارہ میں ایک غلام آزاد کرے، اگر غلام آزاد نہ کر سکے تو دو مہینے کے متواتر صیام رکھے، اگر دو مہینے کے متواتر صیام نہ رکھ سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا مطلب یہ ہے کہ ہر مسکین کو نصف صاع طعام دے۔ طعام سے مراد وہ کھانا ہے جو عام طور پر کسی کے گھر میں کھایا جاتا ہے مثلاً گیہوں، چاول، کھجور وغیرہ۔ اگر کسی کے ہاں عام طور پر چاول کھائے جاتے ہیں تو وہ چاول دے اور اسی قسم کے چاول دے جو اس

لہ جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان الاخر وقع على امرأته في رمضان
فقال أتعبد ما تحرر رقبة قال لا قال فتستطيع ان تصوم شهرين متتابعين قال لا قال
أفتجد ما تطعم به ستين مسكينا قال لا فأتى النبي صلى الله عليه وسلم بعرق فيه تمر قال اطعم هذا
عنك قال على ارجح مما بين لابيتهما اهل بيت اخرج منادوني رواية فضحك النبي
صلى الله عليه وسلم قال فاطمة اهلك (صحیح بخاری کتاب الصوم باب المجمع فی رمضان)
..... جز ۳ ص ۴ و صحیح مسلم کتاب الصوم باب تغلیظ تحريم الجمع فی نهار رمضان

جزء اول ضف۴۵)

کے ہاں کھائے جلتے ہیں، اگر کسی کے ہاں عام طور پر کھجور کھائے جاتے ہیں تو وہ کھجور دے۔^{۱۷}

نوٹ :- نصف صاع تقریباً سوا کلو گرام کے برابر ہوتا ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

۱۷ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القدیۃ الحلق قبل الذبح فی الحج صم ثلاثۃ ایام
اد اطم شتہ مساکین نکل مسکین نصف صاع من طعام (صحیح بخاری کتاب التفسیر ابواب
تفسیر سورۃ البقرۃ جز ۱ ص ۳۳ و صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز الحلق الرأس للمحرم اذا كان
به اذنی جز ۱ رادل ص ۲۹۵) قال ابوسعیدؓ کنا نخرج فی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفطر
صاعاً من طعام وکان طعامنا الشعیر والزبیب والأقط والتمر (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب
الصدقة قبل العید جز ۲ ص ۱۶۲)

کن لوگوں کو رمضان میں صیام رکھنے
 کی ممانعت یا نہ رکھنے کی اجازت ہے
 اور بعد میں قضا کرنے کا حکم ہے۔

۱۔ عورت جو اذیت ماہانہ یا نفاس میں ہو۔

عورت جب اذیت ماہانہ (یا نفاس) میں ہو تو صوم نہ رکھے۔
 بعد میں گنتی پوری کرے۔ ۱۷

۱۷ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایس اذا عاضت لم تصل ولم تصم (صحیح
 بخاری کتاب الصوم باب الحائض تترك الصوم جزء ۳ ص ۴۵) قالت عائشة الصديقة
 کان یصینا ذلک فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلوة (صحیح مسلم کتاب الحيض
 باب وجوب قضاء الصوم علی الحائض جزء اول ص ۱۵)

جو صیام اذیت ماہانہ کی وجہ سے رہ جائیں انہیں شعبان تک مؤخر کر دے تو کوئی حرج نہیں لیکن اگلے رمضان سے پہلے رکھ لے۔ ۱۷

۲۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت صوم چھوڑ سکتی ہے۔ بعد میں چھوڑے ہوئے صیام کے برابر صیام رکھ کر گنتی پوری کر لے۔ ۱۸

۱۷ قالت عائشة الصديقة الطاهرة المطهرة كان يكون على الصوم من رمضان فما استطاع ان اقضى الا في شعبان (صحیح بخاری کتاب الصوم باب متى یقضى قضاء رمضان جز ۳ ص ۴۵ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب قضاء رمضان فی شعبان جز اول ص ۶۳) وفي رواية ان كانت احدا نالت فطر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فما تقدر على ان تقضيه مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى يأتي شعبان (صحیح مسلم باب قضاء رمضان فی شعبان جز اول ص ۶۳) ۱۸ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل وضع عن المسافر الصوم وخطر الصلاة وعن الحبل والمرضع الصوم (رواه النسائي في كتاب الصیام باب وضع الصیام عن الحبل والمرضع جز اول ص ۲۴۸ - حنہ الترمذی - نیل جز ۴ ص ۱۹۶)

۳ - بیمار

جو شخص رمضان کے مہینہ میں بیمار ہو وہ صیام چھوڑ سکتا ہے۔
 چھوڑے ہوئے صیام کی تعداد کے برابر روزے بعد میں رکھ لے۔
 جو صیام رہ جائیں انہیں تندرست ہو جانے کے بعد شعبان تک
 یعنی دوسرے رمضان کے آنے سے پہلے رکھ لے۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

۱۔ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى :- وَمَنْ كَانَتْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ
 فَجِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ (البقرة - ۱۸۴)

۲۔ قالت عائشة الصديقة: كان يكون على الصوم من رمضان فما استطاع ان
 اتقى الا في شعبان (وفى رواية مسلم ان كانت احدا نالت فطر مع رسول الله صلى الله
 عليه وسلم فما تقد على ان تقضيه مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى يأتي شعبان) (صحیح
 بخاری کتاب الصوم متی یقضى قضاء رمضان جز ۳ ص ۴۵ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب
 قضاء رمضان فی شعبان جز اول ص ۴۶۳)

۴۔ مسافر

جو شخص رمضان میں سفر میں ہو یا رمضان میں سفر کرے تو وہ رمضان میں صیام چھوڑ سکتا ہے۔ بعد میں چھوڑے ہوئے صیام کی گنتی کے برابر صیام رکھ لے۔ ۱۷

سفر میں اگر کوئی شخص صیام رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے۔ ۱۸
اگر کوئی شخص سفر میں صوم رکھ لے تو وہ دن کے کسی وقت بھی کھا پی کر صوم کو توڑ سکتا ہے۔ ۱۹

۱۷ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى :- وَهَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ (البقرة - ۱۸۲)

۱۸ عَنْ أَنَسٍ كُنَّا نَسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعْصِ الصَّائِمُ عَلَى الْمَفْطَرِ وَلَا الْمَفْطَرُ عَلَى الصَّائِمِ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب لم یجب أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعضهم بعضاً فی الصوم والافطار جزر ۳ ص ۴۲ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز الصوم والافطر فی شہر رمضان للمسافر جزر اول ص ۴۱) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَافْطَرْنَا مِنْ شَارِهَا وَمِنْ شَارِهَا فِطْرٌ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب من افطر فی السفر لیراہ الناس جزر ۳ ص ۴۲ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز الصوم والافطر فی رمضان للمسافر جزر اول ص ۴۲)

۱۹ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عَسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ (وفی روایۃ لمسلم بعد العصر) فَرَفَعَهُ إِلَى يَدَيْهِ لِيرِيَهُ النَّاسُ فَاْفْطَرُ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب من افطر فی السفر لیراہ الناس جزر ۳ ص ۴۲ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز الصوم والافطر للمسافر جزر اول ص ۴۲)

سفر میں تکلیف برداشت کر کے صوم نہ رکھے۔ یہ نیکی نہیں ہے۔ لے

سفر میں جو صیام رہ جائیں انہیں شعبان تک مؤخر کر دے تو کوئی حرج نہیں لیکن اگلے رمضان سے پہلے رکھ لے۔ لے

صوم میں کون کون سے کام جائز ہیں

اگر اپنی خواہشات پر قابو رکھ سکتا ہو تو بحالت صوم اپنی بیوی کو پیار کر لینے یا اس کے پاس اٹھنے بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔ لے

لے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فرای زحاما ورجلا قد ظلل علیہ فقال ما هذا فقالوا صائم فقال لیس من ابر الصوم فی السفر (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمن ظلل علیہ جزء ۳ ص ۴۴ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز الصوم والفطر فی شہر رمضان للمسافر جزء اول ص ۴۵۲)

لے قالت عائشةؓ کان یكون علی الصیام من رمضان فما استطیع ان اقضی الا فی شعبان (صحیح بخاری کتاب الصوم باب متى یقضى قضاء رمضان جزء ۳ ص ۴۵ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب قضاء رمضان فی شعبان جزء اول ص ۴۶۳)

لے کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقبل ویبایث و هو صائم و کان الملکم لاربه (صحیح بخاری کتاب الصوم باب المباشرة للصائم جزء ۳ ص ۴۹ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب بیان ان القبلة فی الصوم لیست محرمة جزء اول ص ۴۶۶)

اگر صائم گرمی یا پیاس کی وجہ سے سر پر پانی ڈالے تو کوئی حرج
 نہیں۔ ۱۔
 صائم پر سایہ کر لینا جائز ہے۔ ۲۔
 صائم نہا سکتا ہے۔ ۳۔

۱۔ قال صحابی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعرج یصب علی رأسہ الماء
 وهو صائم من العطش او من الحر (ابوداؤد کتاب الصوم باب الصائم یصب علیہ
 الماء من العطش جزء اول ص ۳۲۹۔ سندہ صحیح۔ مرعاة جلد ۴ ص ۲۴۷)

۲۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فرأی زحاما ورجلا قد ظلل علیہ فقال
 لیس من البر الصوم فی السفر (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 لمن ظلل علیہ جزء ۳ ص ۴۴۰ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز الصوم والفطر فی شہر
 رمضان للمسافر جزء اول ص ۴۵۲)

۳۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدرک الفجر وهو جنب من اہلہ ثم لغتسل
 ویصوم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب الصائم یصبح جنبا جزء ۳ ص ۳۸)

صائم پچھنے لگو اسکتا ہے۔ لہ

صوم میں کن باتوں سے بچنا ضروری ہے

یہ تو پہلے لکھا جا چکا ہے کہ صوم میں تین چیزوں سے بچنا ضروری ہے :- ① کھانا ② پینا اور ③ جماع۔
صوم درحقیقت ان تین چیزوں سے بچنے ہی کا نام ہے۔
مزید چیزیں جن سے صوم میں بچا جائے درج ذیل ہیں :-
وضو کرنے وقت ناک میں پانی مبالغہ کے ساتھ نہ چڑھائے لہ

لہ ان جعفر بن ابی طالب احترم و هو صائم فمر به النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال افطر
هذان ثم رخص النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد فی الحجامة للصائم (رواہ الدارقطنی عن انس
فی کتاب الصیام باب القبلة للصائم۔ قال الدارقطنی کلہم ثقات لا اعلم له علة۔ سنن
دارقطنی جلد اول ص ۲۳۹ وقال الحافظ فی الفتح رواة کلہم من رجال البخاری نیل جز ۴
ص ۱۷۳ وسندہ صحیح) عن ابی سعید قال رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحجامة
للصائم (رواہ الدارقطنی فی کتاب الصیام باب القبلة للصائم وقال کلہم ثقات جلد
اول ص ۲۳۹ وسندہ صحیح۔ نیل جز ۴ ص ۱۷۳)

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسبغ الوضوء واخلل الاصابع وبالغ فی الاستنشاق
الا ان تكون صائماً (رواہ ابن خزیمہ فی البواب الوضوء فی باب الامر بالمبالغة
فی الاستنشاق۔ سندہ صحیح۔ جلد اول ص ۷)

صوم میں نہ کوئی بری بات کہے اور نہ کوئی بری بات کرے صوم میں بری بات کہنے یا کرنے سے صوم بیکار ہو جاتا ہے۔ ۱۔
 صوم میں نہ بے حیائی کی بات کرے، نہ جہالت کی بات کرے، نہ چیخے چلائے، نہ لڑے جھگڑے۔ اگر کوئی شخص اس کو گالی دے یا لڑے جھگڑے تو اسے چاہیے کہ یہ کہے: میں روزہ دار ہوں، میں روزے دار ہوں۔ ۲۔
 نوٹ: صوم کی حالت میں سر نہ لگٹنے یا مسواک کرنے کی ممانعت میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔

”اگر خود قے ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ قصداً قے کرے تو روزہ قضا کرے۔ ۳۔“

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یبدع قول الزور والعمل بہ فلیس لہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور جز ۳ ص ۳۳)

۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفت ولا یصخب (وفی روایتہ ولا یجعل) فان ساء احد اوقاتہ فلیقل انی امرؤ صائم (وفی روایتہ فلیقل انی صائم، انی صائم) (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول اللہ جل ذکرہ اهلکم بیلۃ الصیام الرفث... جز ۳ ص ۳۶ و باب فضل الصوم جز ۳ ص ۳۱ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب حفظ اللسان للصائم جز ۱ ص ۲۶۵)

۳۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذرعا القیء وھو صائم فلیس علیہ قضاء و من استقاء فلیقض (ابوداؤد، ترمذی۔ سندہ صحیح۔ صحیح الجامع الصغیر للالبانی جز ۲ ص ۱۰۸)

متفرق مسائل

مجنون اور نابالغ پر صیام رمضان فرض نہیں۔ ۱۔
صائم کے پاس بیٹھ کر کھانا جائز ہے۔ جب تک صائم کے پاس
کھانا کھایا جاتا ہے فرشتہ صائم کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں ۲۔
اگر صوم کی حالت میں قے ہو جائے یا اختلام ہو جائے تو صوم پورا کرے۔
اگر بحالت جنابت (ناپاکی) صبح صادق ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔
نہا کر صوم رکھ لے سکے

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان القلم قد رفع عن ثلاثة : عن المجنون حتى
یسبرء وعن النائم حتى یتیقظ وعن الصبی حتى یعقل وفي رواية حتى یحکم وفي رواية حتى
یبلغ (رواہ البوداد وسندہ صحیح ورواہ البخاری فی صحیحہ موقوفاً تعلیقاً وروی البوداد والحاکم
نحوہ عن عائشة الصدیقة الطاهرة المطهرة وروی الترمذی نحوه وهو حدیث صحیح۔ التعلیق
للابانی علی مشکوٰۃ ۲/۹۸ وصحیح الحاکم والذہبی۔ المستدرک ۲/۵۹)

۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصائم تصلی علیہ الملائکۃ اذا اکل عنده حتى
یفرغوا وربما قال حتى یشبعوا (رواہ الترمذی وصحیح فی کتاب الصوم باب ما جاء فی فضل الصائم اذا
اکل عنده جزر اول ص ۲۴۲)

۳۔ عن ابی سعید قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثة لا یفطرن الصائم : القیء و
الحجامة والاختلام (رواہ الدارقطنی فی کتاب الصیام جزر اول ص ۲۳۹۔ عون الجود ۲/۲۸۲۔ سندہ صحیح)

۴۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدرکہ الفجر وهو جنب من اہلہ ثم یغتسل ویصوم
(صحیح بخاری کتاب الصوم باب الصائم یصبح جنباً ۳/۳۸ صحیح مسلم باب صوم من طلع علیہ الفجر وهو جنب۔ الآداب

صیام میں وصال نہ کرے یعنی مسلسل بغیر افطار کئے صیام نہ رکھے
اور اگر وصال کرے تو حد سے حد صبح تک، یعنی سحری کے وقت ضرور
افطار کرے ۱۷

صوم کھلوانا بہت اچھا کام ہے۔ صوم کھلوانے والے کو صوم
رکھنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے اور صوم رکھنے والے کے اجر میں
کوئی کمی نہیں آتی ۱۸

www.sirat-e-mustaqeem.net

۱۷ نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الوصال (صحیح بخاری کتاب الصوم باب
الوصال جزء ۳ ص ۴۸ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب النھی عن الوصال فی الصوم جزء
اول ص ۴۲۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا توافوا فایکم اذا اراد ان یواصل
فلیواصل حتی السحر (صحیح بخاری کتاب الصوم باب الوصال جزء ۳ ص ۴۸)

۱۸ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فطر صائما کان له مثل اجره غیر انه لا ینقص
من اجر الصائم شیئا (رواہ الترمذی و صحیح فی کتاب الصوم باب ما جاء فی فضل من فطر
صائما۔ جزء اول ص ۲۵)

متعلقات رمضان

۱۔ قیام رمضان

رمضان میں ایمان اور احتساب کے ساتھ قیام اللیل کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ اس کی برکت سے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں لہ قیام رمضان لازمی نہیں ہے لہ قیام رمضان میں عموماً گیارہ رکعت پڑھنا چاہیے لہ

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام رمضان ایماً ناداً احتساباً غفرلہ ما تقدم من ذنبہ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان جز ۳ ص ۵۸ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الترغیب فی قیام رمضان جز ۱ اول ص ۲۰۵)

لہ فلما كانت الليلة الرابعة عجز المسجد عن اهلہ حتی خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لصلاة الصبح فلما قضی الفجر اقبل علی الناس فتشهد ثم قال اما بعد فانه لم یخف علی مکانکم ولكنی خشیت ان تفترض علیکم فتعجزوا عنها فتونی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والامر علی ذلك (صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان جز ۳ ص ۵۹ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الترغیب فی قیام رمضان جز ۱ اول ص ۲۰۵)

لہ قالت عائشة الصديقة ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیرہا علی احدى عشرة رکعة (صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان جز ۳ ص ۵۹ و صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب صلاة اللیل جز ۱ اول ص ۲۹۶)

قیام رمضان دراصل قیام اللیل یا تہجد ہی ہے لہذا قیام اللیل کی طرح قیام رمضان کی رکعات بھی اتنا ۱۳ ہو سکتی ہیں لے

قیام رمضان کو قیام اللیل ہی کی طرح عشاء اور فجر کے مابین کسی وقت بھی ادا کرے۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور آخر میں ایک رکعت وتر پڑھے۔ لے

نوٹ :- تفصیل کے لئے "صلوة المسلمین" میں "تہجد" کا عنوان ملاحظہ فرمائیں۔

لے عن ابی ذر قال سمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یصل بنا حتی یقرب من الشمر فقام بنا حتی ذهب ثلث اللیل و صلی بنا فی الثالثة و دعی اھله و نساءہ فقام بنا حتی نخوفنا الفلاح (ردادہ الترمذی فی کتاب الصوم باب ما جاء فی قیام شھر رمضان جزر اول ص ۲۵ و سندہ صحیح۔ التعليقات للالبانی مع مشکوٰۃ جزر اول ص ۲۹) عن عائشة الصدیقة ما کان یزید فی رمضان ولا فی غیرھا علی احدى عشرة رکعة (صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان جزر ۳ ص ۵۹ و صحیح مسلم کتاب الصلوة باب صلاة اللیل جزر اول ص ۲۹۶)

لے عن عائشة الصدیقة ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصل فیما بین ان یفرغ من صلاة العشاء الی الفجر احدى عشرة رکعة یسلم بین کل رکعتین و یوتر بواحدة (صحیح مسلم کتاب الصلوة باب صلاة اللیل جزر اول ص ۲۹۶)

قیام رمضان کو گھر میں ادا کرنا افضل ہے لہ

۲۔ لیلة القدر

لیلة القدر میں قیام کرنے کا بہت ثواب ہے۔ لیلة القدر میں ایمان اور احتساب کے ساتھ قیام کرنے سے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ لہ

لیلة القدر کو رمضان کی آخری طاق راتوں میں تلاش کرے یعنی رمضان کی اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور انتیسویں رات کو قیام کرے لہ

لہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انخذ حجرة..... فی رمضان فصلی فیہا لیالی بصلواتہ ناس من اصحابہ..... قال فصلوا ایہا الناس فی بیوتکم فان افضل الصلوة صلوة المرء فی بیتہ الا المکتوبة (صحیح بخاری کتاب الصلوة باب صلاة اللیل جزء اول ص ۱۸۶ و صحیح مسلم کتاب الصلوة باب استحباب صلاة النافلة فی بیتہ جزء اول ص ۳۱)

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام لیلة القدر ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه (صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل لیلة القدر جزء ۳ ص ۵۹ و صحیح مسلم کتاب الصلوة باب الترغیب فی قیام رمضان جزء اول ص ۳۰۵)

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحروا لیلة القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان (صحیح بخاری کتاب الصوم باب تحری لیلة القدر فی الوتر جزء ۳ ص ۶۰ و صحیح مسلم نحوه فی صحیحہ فی کتاب الصیام باب فضل لیلة القدر جزء اول ص ۴۵ و ص ۴۶)

لیلۃ القدر میں مندرجہ ذیل دعا مانگے :-

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ

فَاَعْفُ عَنِّيْ -

(ترجمہ) اے اللہ بے شک تو معاف کرنے والا ہے،
معافی کو پسند فرماتا ہے لہذا مجھے معاف فرما دے لے

۳۔ رمضان کا آخری عشرہ

بہتر ہے کہ رمضان کے آخری عشرہ میں مستعدی سے عبادت کرے۔
راتوں کو جاگے اور اپنے اہل و عیال کو بھی جگائے لے

لے عن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ ارایت ان علمت ای لیلۃ لیلۃ القد
ما اقول فیہا قال قولى اللّٰهم انک عفو تحب العفو فاعف عني (رواہ الترمذی فی آخر
البواب الدعوات جزر ۲ ص ۱۵۵ سندہ صحیح۔ التعليقات ۶۴۱)

لے کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر شہد مشررہ و احیا لیلہ و ایقظ اہلہ
(صحیح بخاری کتاب الصوم باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان جزر ۳ ص ۱۶ و صحیح مسلم
کتاب الاعتکاف باب الاجتہاد فی العشر الاواخر من شہر رمضان جزر اول ض ۴۸) کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجتہد فی العشر الاواخر ما لا یجتہد فی غیرہ (صحیح مسلم کتاب
الاعتکاف باب الاجتہاد فی العشر الاواخر من شہر رمضان جزر اول ض ۴۸)

۴۔ اعتکاف

اصطلاح شرع میں اعتکاف کے معنی ہیں ”عبادت کی نیت سے مسجد میں رہنا اور اس میں سے نہ نکلنا“
 اعتکاف مسجد میں کرے لے
 عورتیں بھی مسجد میں اعتکاف کریں لے

لے قال اللہ تبارک وتعالیٰ ”وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ (البقرة - ۱۸۷)
 لے عن عائشة الصديقة قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف فکنت
 اقرب له خباءً فیصلی الصبح ثم یدخله فاستأذنت حفصة عائشة ان تضرب خباءً فاذنت لها ففرت
 خباءً (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب اعتکاف النساء جزر ۳ ص ۶۳) اعتکفت مع رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرأة من ازواجه (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب اعتکاف المستحیة
 جزر ۳ ص ۶۴) عن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر ان یعتکف العشر الاواخر من
 رمضان فاستأذنت عائشة فاذن لها و سألت حفصة عائشة ان تستأذن لها ففعلت (صحیح
 بخاری کتاب الصوم باب من اراد ان یعتکف ثم بدالہ ان یخرج جزر ۳ ص ۶۵)

اعتکاف رمضان کے آخری عشرہ میں کرے لے
ہر مرد اور ہر عورت کے لئے مسجد میں علیحدہ علیحدہ خیمے لگائے جائیں لے

www.sirat-e-mustaqeem.net

لے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاه اللہ ثم اعکف
ازواجہ من بعدہ (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی العشر الاواخر ص ۶۲ و صحیح مسلم کتاب
الاعتکاف باب اعتکاف العشر الاواخر من رمضان جزر اول ص ۴۹)
لے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اراد ان یعتکف اذا افضیۃ خباء عائشۃ و خباء حفصۃ و خباء
زینب (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب الاضیۃ فی المسجد جزر ۳ ص ۶۲ و روی مسلم فی صحیحہ نحوہ فی
کتاب الاعتکاف باب متی یدخل من اراد الاعتکاف فی معکفہ جزر اول ص ۴۸)

ایک دوسرے پر فخر کرنے یا غیرت کی نیت سے اعتکاف نہ کرے
 بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی خوشی و رضا کی خاطر اعتکاف کرے ۱۷
 اعتکاف کی جگہ میں صبح کی صلوٰۃ کے بعد داخل ہوئے (یعنی اکیسویں
 شب خیمہ کے باہر ہی گزارے)
 اعتکاف کی حالت میں بیوی کے پاس نہ آئے جائے ۱۸
 اعتکاف کی حالت میں صرف فضلے حاجت کے لئے گھر جاسکتا
 ہے ۱۹

۱۷ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی النصف الی بناء فبصر بالابنية فقال
 ما هذا قالوا بناء عائشة وحفصة وزینب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابرار دن
 بهذا ما انا بمعتكف (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب من اراد ان یعتکف ثم بداله ان یرج
 جز ۳ ص ۶۷ وروی مسلم نحوه فی صحیحہ فی کتاب الاعتکاف باب متى یدخل من اراد الاعتکاف
 فی معتکفه جز اول ض ۴۸)

۱۸ عن عائشة کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف فکنت اضرب له خیار
 فیصلی الصبح ثم یدخله (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب اعتکاف النساء جز ۳ ص ۶۳)
 کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الفجر ثم دخل معتکفه (صحیح مسلم
 کتاب الاعتکاف باب متى یدخل من اراد الاعتکاف فی معتکفه جز اول ض ۴۸)
 ۱۹ قال اللہ عز وجل "وَلَا تَبَايَسُوا وَهَتَّيْ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ
 (البقرة - ۱۸۷)

۲۰ کان (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) لا یدخل البیت الا الحاجة اذا کان معتکفا
 (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب لا یدخل البیت الا الحاجة جز ۳ ص ۶۳)

حالت اعتکاف میں اگر مرد مسجد کے اندر رہتے ہوئے سر کو اپنے گھر کے اندر کر دے تو اس کی بیوی اس کا سر دھو سکتی ہے اور اس کے سر میں کنگھی کر سکتی ہے اگرچہ وہ اذیت ماہانہ میں ہو ۱۷
اعتکاف کرنے والے سے اس کی بیوی مسجد میں آکر مل سکتی ہے جب وہ واپس جلے تو اعتکاف کرنے والا اُسے چھوڑنے جاسکتا ہے ۱۸
اگر رمضان المبارک کے آخری دو عشروں میں اعتکاف کرنا چاہے تو کر سکتا ہے ۱۹

۱۷ عن عائشة الصديقة الطاهرة المطهرة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصنعني الى رأسه وهو مجاور في المسجد فارجله وانا حائض وفي رواية فاغسله وانا حائض (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب الحائض تزل المتكف وباب غسل المتكف جز اول ص ۶۲ و ص ۶۳)

۱۸ عن علي بن الحسين ان صفية زوج النبي صلى الله عليه وسلم اخبرته انها جارت رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوره في اعتكافه في المسجد في العشر الاواخر من رمضان فتحدث عنده ساعة ثم قامت تنقلب فقام النبي صلى الله عليه وسلم معها يعلبها وفي رواية قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تعجلي حتى انصرف منك وكان بيتها في دار اسامة (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب هل يخرج المتكف نحو اعجبه الى باب المسجد وباب زيارة المرأة زوجها في اعتكافه جزء ۳ ص ۶۲ و ص ۶۵)

۱۹ فلما كان العام الذي قبض فيه اعتكف عشرين يوماً (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف في العشر الاوسط من رمضان جزء ۳ ص ۶۷)

اگر کوئی عورت مرض استحاضہ میں مبتلا ہو تو وہ اعتکاف کر سکتی ہے۔
اگر ضرورت ہو تو اس کے نیچے طشت وغیرہ رکھ دینا چاہیئے (تاکہ خون نہ
بے لگے)

اگر کسی وجہ سے رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کو
پورا نہ کر سکے تو شوال کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرے لے

www.sirat-e-mustaqeem.net

لے عن عائشة الصديقة قالت اعتكف مع رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة من
ازواجه مستحاضة فكانت تری الحرة والصغرة فرموا وضعا الطست تحتها وهي تصلی
(صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب اعتکاف المستحاضة جز ۳ ص ۶۴)

لے ابصر (النبی صلی اللہ علیہ وسلم) اربع قباب فقال ما هذا فاخبر خبرهن فقال ما
حامهن على هذا البراز عوها فلا اداها فنزعته فلم يجتکف فی رمضان حتی اعتکف
فی آخر العشر من شوال (صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی شوال جز ۳
ص ۶۶)

۵۔ صدقہ فطر

رمضان کے صیام کو لغو باتوں کے نقصان سے پاک کرنے کے لئے صدقہ دے۔ اس صدقہ کو صدقہ فطر یا زکوٰۃ الفطر کہتے ہیں۔ اس صدقہ کو ہر حال میں نماز عید کو جانے سے پہلے ادا کرے ورنہ وہ صدقہ فطر نہیں رہے گا۔ معمولی صدقہ بن جائے گا۔

صدقہ فطر کا ادا کرنا فرض ہے۔ صدقہ فطر میں ہر شخص یعنی ہر غلام اور آزاد، مرد اور عورت، چھوٹے اور بڑے کی طرف سے ایک صاع طعام امیر کے حوالے کرے۔ طعام سے مراد وہ چیز ہے جو عموماً کھائی جاتی ہے مثلاً گیہوں چاول وغیرہ۔

نوٹ :- ایک صاع = $2\frac{1}{2}$ کلوگرام

۱۔ فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر طرہ للصیام من اللغو والرفث وطعمۃ للمساکین من اداها قبل الصلوٰۃ ففی زکوٰۃ مقبولة ومن اداها بعد الصلوٰۃ ففی صدقة من الصدقات (ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الفطر جزر اول ص ۲۳۴ سندہ صحیح۔ نیل ۱۵۷) اربھا ان تودی قبل خروج الناس الی الصلوٰۃ (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فرض صدقہ الفطر جزر ۲ ص ۱۶۱)

۲۔ فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر صاعاً من تمر او صاعاً من شعیر علی العبد والحر والذکر والانثی والصغیر والکبیر من المسلمین (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب فرض صدقہ الفطر جزر ۲ ص ۱۶۱ صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ الفطر علی المسلمین جزر اول ص ۳۹۲) عن ابی سعید کنا نخرج فی عید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاعاً من طعام وکان طعامنا الشعیر والزبیب الاقطا والتر (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الصدقة قبل العید جزر ۲ ص ۱۶۲) عن ابی هریرة قال وکلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفظ زکوٰۃ رمضان (رواہ البخاری تعلیقاً ووصلہ للنسائی والاسماعیلی۔ سکت علیہ الحافظ فتح الباری ۳۹۲۔ سندہ صحیح)

صدقہ فطر، عید الفطر سے چند دن پہلے بھی ادا کیا جاسکتا ہے لہ

۶۔ عید الفطر

جب رمضان کے ۳۰ دن پورے ہو جائیں یا رمضان کی ۲۹ تاریخ کو شوال کا چاند نظر آجائے تو اگلے دن عید منائے اور صوم نہ رکھے لہ

لہ دکانوا یعطون قبل الفطر یوم اویومین (صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب صدقۃ الفطر علی الحر والمملوک جزر ۲ ص ۱۶۲) عن ابی ہریرۃؓ قال وکلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحفظ زکوٰۃ رمضان..... وهذا آخر ثلاث مرات انک تزعم لا تعود ثم تعود (رواہ البخاری تعلیقاً فی کتاب الوکالۃ باب اذا دخل رجل فترك الوکیل شیئاً جزر ۳ ص ۱۳۲ ووصلہ النساء والاسماعیلی وسکت علیہ الحافظ۔ فتح الباری جزر ۵ ص ۳۹۲۔ سندہ صحیح)

لہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوموا الرؤیۃ وافطروا الرؤیۃ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الهلال فصوموا جزر ۳ ص ۳۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الهلال فصوموا واذا رأیتم فافطروا فان غمّ علیکم فصوموا ثلاثین یوماً (صحیح مسلم کتاب الصیام باب وجوب رمضان لرؤیۃ الهلال جزر اول ص ۳۸)

رمضان کے ختم ہوتے ہی اگلے روز یعنی عید الفطر کے دن اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرے اور جو ہدایت اس نے دی ہے اس کا شکر ادا کرے ۱۔

عید الفطر کے دن دو رکعت صلوٰۃ فرض ہے جو عید گاہ یعنی کھلے میدان میں ادا کی جائے ۲۔

۱۔ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: "وَلْيُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ" (البقرة - ۱۸۵)

۲۔ صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفطر رکعتین (صحیح بخاری کتاب العیدین باب الخطبة بعد العید جزر ۲ ص ۲۳ دروی سلم نحوه فی کتاب العیدین باب ترک الصلوٰۃ قبل العید جزر اول ص ۳۵۲) قال عمر صلوٰۃ الفطر رکعتان.... تمام غیر قصر علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم (احمد و نسائی وابن خزیمہ - سندہ صحیح - ابن خزیمہ ۲/۳۳۳ و رواہ البیہقی بسند صحیح عن عمر موقوفًا ۳/۳۳۳ بلوغ ۶/۱۱۶) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج یوم الفطر والاضحیٰ الی المصلی (صحیح بخاری کتاب العیدین ۲/۲۲۲)

عید الفطر کے دن اچھا لباس پہنے لے
عید گاہ جانے سے قبل چند طاق کھجوریں کھائے لے

www.sirat-e-mustaqeem.net

لے اخذ عمر جتہ من استبرق تباع فی السوق فقال یا رسول اللہ اتبع هذه تجمل بها للعید والوفد
فقال انما هذه لباس من لا خلاق له (صحیح بخاری کتاب العیدین باب فی العیدین والتجمل فیہ جزر ۲
ص ۲) صحیح مسلم کتاب اللباس باب تحریم استعمال اناء الذهب جزر ۲ ص ۲۹
لے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغزو یوم الفطر حتی یاکل تمرات (صحیح بخاری کتاب
العیدین باب الاکل یوم الفطر جزر ۲ ص ۲۱) ویا کلھن وقرأ (رواہ احمد عن انس رضی اللہ عنہما)
فی فتح الباری وسندہ حسن

اگر صدقہ فطر ادا نہ کیا ہو تو عید گاہ روانہ ہونے سے پہلے ادا کرے۔
 عید الفطر کی صلوٰۃ میں عورتوں کو بھی شریک ہونا ضروری ہے، البتہ
 وہ عورتیں جو اذیت ماہانہ میں ہوں وہ صلوٰۃ تو نہ پڑھیں لیکن جماعت المسلمین
 کے ساتھ عید گاہ میں حاضر ضرور ہوں اور صلوٰۃ کی جگہ سے علیحدہ بیٹھ جائیں۔
 لوگوں کی تکبیروں کے ساتھ تکبیریں کستی رہیں، ان کی دعاؤں کے ساتھ دعاء
 مانگتی رہیں اور عید کے دن کی خیر و برکت اور طہارت (و مغفرت) کی امید وار
 رہیں۔

۱۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بزکوة الفطر ان تؤدی قبل خروج الناس
 الی الصلوٰۃ (صحیح بخاری کتاب الزکوة باب الصدقة قبل العید جزء ۲ ص ۱۱۱) صحیح مسلم کتاب
 الزکوة باب الامر باخراج زکوة الفطر قبل الصلوٰۃ جزء اول ص ۳۹۳ واللفظ لمسلم)
 ۲۔ قالت ام عطیۃؓ امرنا (وفی نسخة امرنا نبینا صلی اللہ علیہ وسلم) ان نخرج العواتق
 ذات الخدور (وفی رواية امرنا ان نخرج فنخرج الجیض والعواتق وذوات الخدور فاما الجیض
 فیشهدن جماعة المسلمین ودعوتهم ویعتزلن مصلاہم) (وفی رواية فیکن خلف الناس
 فیکبرن بتکبیرهم ویدعون بدعائهم یرجون بركة ذلك اليوم وظهرتہ) (وفی رواية فلیشهدن
 الخیر) (وفی رواية حتی نخرج البکرم خدرها) (صحیح بخاری کتاب العیدین جزء ۲ ص ۲۵ تا
 ص ۲۵ روى مسلم فی صحیحہ نحوه فی کتاب العیدین جزء اول ص ۳۵۱ و ص ۳۵۲)
 (خط کشیدہ عبارت صرف صحیح بخاری میں ہے)۔

اگر کسی عورت کے پاس چادر نہ ہو تو نب بھی عید گاہ ضرور جائے
 البتہ کسی ساتھ والی عورت کو چاہیے کہ اُسے اپنی چادر میں چھپالے لے
 عورتیں زیور پہن کر عید گاہ جاسکتی ہیں لے
 عید کی صلوٰۃ کا وقت تقریباً وہی ہے جو صلوٰۃ الضحیٰ (یعنی اشراق)
 کا ہے لے

جب عید گاہ روانہ ہو تو راستہ میں بلند آواز سے تہلیل و تکبیر
 پڑھتا رہے لے

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتبسھا ما جنتھا من جلبابھا فلیشھدن
 الخیر (صحیح بخاری کتاب العیدین باب اذا لم یکن لھا جلباب فی العید جزء ۲ ص ۲۸ و ص ۲۸
 دروی مسلم نحوہ فی صحیحہ فی کتاب العیدین جزء ۲ ص ۲۵۲)

۲۔ امرھن (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) بالصدقة فجعلن یلقین تلقی المرأة
 خرصھا و سخابھا (صحیح بخاری کتاب العیدین باب الخطبة بعد العید جزء ۲ ص ۲۳ و دروی
 مسلم نحوہ فی کتاب العیدین جزء اول ص ۲۵۲)

۳۔ عن عبد اللہ بن بسر قال انا کنا قد فرغنا ساعتنا هذه و ذلك من التسبیح
 (ابوداؤد کتاب صلوٰۃ العیدین باب وقت الخروج الی العید جزء اول ص ۱۶۸ رجالہ
 ثقات نیل ۳/۲۸۸ و سندہ صحیح)

۴۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یمخرج فی العیدین رافعا صوتہ بالتہلیل
 والتکبیر (بیہقی ۳/۲۸۹ و سندہ قوی۔ الاحادیث الصحیحة للالبانی حدیث نمبر ۱۷۰)

عید کی صلوٰۃ میں بارہ تکبیریں زائد کی جائیں۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد مسلسل سات تکبیریں کی جائیں اور دوسری رکعت میں کھڑے ہونے ہی قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کی جائیں لے
 ہر تکبیر کے ساتھ دونوں ہاتھ اٹھائے جائیں لے
 پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ ق اور دوسری رکعت میں سورۃ اقتربت الساعة پڑھے

یا
 پہلی رکعت میں سورۃ سبح اسم ربك الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں هل اتاك پڑھے لے

۱۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم التکبیر فی الفطر سبع فی الاولیٰ وخمس فی الآخرۃ والقراءۃ بعدہما کلیتہما (ابوداؤد کتاب العیدین باب التکبیر فی العیدین جزء اول منک الصحیح البخاری واحد علی۔ مرعاۃ ۳/۳۳۹)

۲۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔۔۔۔۔ یرفعہما فی کل تکبیرۃ یکبرہا قبل الركوع حتی تنقضي صلوٰۃ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ ابواب تفریع استفتاح الصلوٰۃ باب رفع الیمن جزء اول منک۔ سندہ صحیح)

۳۔ قال ابو داؤد کان (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یقرأ فیہما بقّ القرآن المجید واقرتبت الساعة وانشق القمر (صحیح مسلم کتاب العیدین باب ما یقرأ بہ فی صلاۃ العیدین جزء اول منک ۳۵۲) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی العیدین وفی الجمعۃ بسبح اسم ربك الاعلیٰ و هل اتاك حدیث الغاشیۃ (صحیح مسلم کتاب الجمعۃ باب ما یقرأ فی صلاۃ الجمعۃ جزء اول منک ۳۴۷)

صلوۃ العید کے بعد امام خطبہ دے لے

امام کو چاہیے کہ خطبہ میں تشہد کے بعد قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھے
اور خطبہ کے آخر میں دعا کرے لے

جب عید گاہ سے واپس ہو تو راستہ بدل دے، دوسرے راستے
سے آئے لے

(نوٹ :- واپسی میں تکبیر و تہلیل پڑھنے کا کوئی ثبوت نہیں)

لے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی بکر و عمر رضی اللہ عنہما یصلون العیدین قبل
الخطبة (صحیح بخاری کتاب العیدین باب الخطبة بعد العید جز ۲ ص ۲۱۱ و صحیح مسلم کتاب
العیدین جزء اول ص ۲۵۱)

لے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوم الفطر و یوم الاضحیٰ یخطب علی راحلہ بعد
الصلوۃ قال یتشہد ثم یقرأ بسورة من القرآن یدعو بدعوات (مصنف عبدالرزاق جز ۳
ص ۲۸۶ - سند صحیح)

لے کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم عید خالف الطریق (صحیح بخاری کتاب
العیدین باب من خالف الطریق اذا رجع یوم العید جز ۲ ص ۲۹)

عید کے دن جب کسی مسلم بھائی سے ملاقات ہو تو یہ دعا پڑھے :-

تَقَبَّلَ اللَّهُ مِنَّا وَمِنْكَ

(اللہ ہم سے اور آپ سے قبول فرمائے) ۱
نوٹ :- بارش کی وجہ سے عید کی صلوٰۃ مسجد میں پڑھنے کی حد
منکر ہے۔ اس کا ایک راوی مجہول ہے ۲
بغیر خطبہ سنے گھر واپس جانے کی حدیث ضعیف ہے ۳

۱۔ کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا التفتوا یوم العید یقول بعضهم لبعض
تقبل اللہ منا ومنک (قال الحافظ روینانی المحاملیات باسناد حسن - فتح الباری ۳/۹۸)

۲۔ مرعاة ۲/۲۵

۳۔ مرعاة ۳/۳۲۹

سُنَّتِیْ اِسْلَامِیْ

جماعت المسلمین

نفلی صیام

نفلی صیام کے مسائل

نفل صیام اپنی مرضی سے جب چاہے رکھ سکتا ہے لے
نفل صوم کی نیت دن کے کسی وقت بھی کی جاسکتی ہے اور نفل
صوم دن کے کسی وقت بھی کھولا جاسکتا ہے لے

www.sirat-e-mustaqim.net

لے عن عائشة الصديقة الطاهرة المطهرة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم حتى نقول لا يفطر ويفطر حتى نقول لا يصوم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب صوم شعبان جز ۳ ص ۵ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب صیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غیر رمضان جز ۱ ص ۴۶۸)

لے عن عائشة الصديقة قالت دخل على النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم فقال هل عندكم شيء فقلنا لا قال فاني اذن صائم ثم اتانا يوم آخر فقلنا يا رسول الله اهدى لنا حيس فقال ارينيه فلقد اصبحت صائما فاكل (صحیح مسلم کتاب الصیام باب جواز الصوم النافلة بنیة من النهار قبل الزوال جز ۱ ص ۴۶۴)

مہمان کی خاطر یا مہمان کے کہنے سے نفل صوم کو کھولا جاسکتا ہے اے
 کثرت سے نفل صیام نہ رکھے اس لئے کہ نفس کا بھی حق ہے، بیوی
 کا بھی حق ہے، شوہر کا بھی حق ہے، مہمان کا بھی حق ہے، آنکھوں کا بھی
 حق ہے، جسم کا بھی حق ہے اے

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لزورك عليك حقًا وصحيح بخاری کتاب
 الصوم حق الضیف فی الصوم جزر ۳ ص ۵ وصحيح مسلم کتاب الصیام باب النہی عن صوم
 الدرہ جزر اول ص ۲۶۹ زار سلمان ابا الدرداء.... فصنع له طعاما فقال كل قال فاني صائم
 قال ما انا باكل حتى تأكل قال فاكل.... فاتي النبي صلی اللہ علیہ وسلم فذكر ذلك له
 فقال النبي صلی اللہ علیہ وسلم صدق سلمان (صحيح بخاری کتاب الصیام باب من اقسم على اخيه
 ليفطر جزر ۳ ص ۴۹)

۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لزورك عليك حقًا وان لزوجهك عليك
 حقًا (وفي رواية فان لجسدك عليك حقًا وان لعينك عليك حقًا) (وفي رواية وان لنفسك
 واهلك عليك حقًا) (صحيح بخاری کتاب الصوم باب حق الضیف و باب حق الجسم و باب
 حق الاهل فی الصوم جزر ۳ ص ۵ وصحيح مسلم کتاب الصیام باب النہی عن صوم الدرہ
 جزر اول ص ۲۶۹ تا ص ۴۱)

مہینے میں تین دن کے صیام پر کفایت کرے۔ اگر زیادہ رکھنے کی خواہش اور طاقت ہو تو ایک دن صوم رکھے اور دو دن نہ رکھے۔ اگر اس سے بھی زیادہ کی خواہش ہو تو ایک دن صوم رکھے اور ایک دن صوم نہ رکھے یعنی ایک دن بیچ صوم رکھے۔ اس سے بہتر صیام نہیں ہیں۔ اگر اس سے زیادہ کی خواہش اور طاقت ہو تب بھی زیادہ ہرگز نہ رکھے۔ جس نے ہمیشہ صیام رکھے اس نے ایک بھی نہیں رکھا۔ اس کے صیام بے کار ہو گئے لے

لے عن عبد اللہ بن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بحسبک ان تصوم کل شھر ثلاثۃ ايام فان لك بكل حسنة عشر امثالها فان ذلك صیام الدهر (وفی روایۃ ہم من الشھر ثلاثۃ ايام فان الحسنة بعشر امثالها وذلک مثل صیام الدهر قلت انی اطبق افضل من ذلک قال فصم یوما وافر یومین قلت انی اطبق افضل من ذلک قال فصم یوما وافر یوما فذلک صیام داؤد علیہ السلام وهو افضل الصیام فقلت انی اطبق افضل من ذلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا افضل من ذلک) (وفی روایۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا صام من صام الا بد مرتین) صحیح بخاری کتاب الصوم باب حق الجسم فی الصوم و باب صوم الدهر و باب حق الاصل فی الصوم جز ۳ ص ۵۵ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب النخی عن صوم الدهر جز ۱ اول ص ۶۹

اگر صوم کی حالت میں کسی کے ہاں ملنے جائے اور صاحب خانہ کھانا وغیرہ پیش کرے تو اس بات کے کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ میں صائم ہوں اور اگر نہ کھائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔
اگر کسی صائم کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ یہ کہے کہ میں صائم ہوں۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

۱۔ دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ام سلیم فأتته بتمر وسمن قال اعبیدوا سمنکم فی سقاء وتمر کم فی دعائہ فانی صائم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب من نازقوما فلم یفطر عذم جزء ۳ ص ۵۳)

۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعی احدکم الی طعام وهو صائم فلیقل انی صائم (صحیح مسلم کتاب الصیام باب الصائم یدعی لطعام جزء اول ص ۴۶۵)

مستحب صیام

نوٹ :- مستحب صیام سے مراد وہ صیام ہیں جن کا ثواب عام نفل صیام سے زیادہ ہے۔ یہ وہ صیام ہیں جن کی فضیلت میں احادیث وارد ہیں۔

محرم کے مہینہ میں صیام رکھنا بہت اچھا ہے اس لئے کہ رمضان کے صیام کے بعد اس مہینہ کے صیام سب سے بہتر ہیں ۱۔
محرم کے مہینہ کی دس تاریخ کے صوم کا بہت ثواب ہے۔ اس صوم کی برکت سے گزشتہ سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ۲۔
نوٹ :- محرم کی دس تاریخ کو یوم عاشوراء کہتے ہیں۔
۱۔ محرم کا صوم یہودی اور عیسائی بھی رکھتے ہیں لہذا ان کی مخالفت کرنے کے لئے ۹، محرم کا صوم بھی رکھے ۳۔

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصیام بعد رمضان شہر اللہ المحرم (صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل صوم المحرم جزر اول ص ۴۷)

۲۔ سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم عاشوراء فقال یکفر السنۃ الماضیۃ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلثۃ ایام من کل شہر جزر اول ص ۴۳)

۳۔ حین صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء و امر بصیامہ قالوا یا رسول اللہ انہ یوم تعظم الیہود والنصارى فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا کان العام المقبل ان شاء اللہ صمنا یوم التاسع فلم یأت العام المقبل حتی توفي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صحیح مسلم کتاب الصیام باب ای یوم یصام فی عاشوراء جزر اول ص ۴۶)

شعبان کے مہینہ میں کثرت سے صیام رکھنا اچھا ہے لے
 (نوٹ :- نصف شعبان کے بعد صیام نہ رکھے۔ اس کا ذکر ممنوعہ
 صیام کے عنوان کے تحت آگے آرہا ہے)
 ۱۵ شعبان کا صوم رکھنا بہتر ہے۔ اگر یہ صوم رہ جائے تو رمضان کے بعد
 اس کے بدلہ میں دو صیام رکھے لے

لے قالت عائشة الصديقة ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم استكمل صيام شهر إلا رمضان
 وما رأيت أكثر صياماً منه في شعبان (صحیح بخاری کتاب الصوم باب صوم شعبان جزء ۳ ص ۵ و
 صحیح مسلم کتاب الصیام باب صیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غیر رمضان جزء اول ص ۴۸)
 لے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل هل صمت من سرر هذا الشهر شيئاً (وفی
 رواية أئمت من سرر شعبان) قال لا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا افطرت من
 رمضان فصم يومين مكانه (صحیح مسلم کتاب الصیام باب صوم سرر شعبان جزء اول ص ۴۲)
 وفی رواية قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أئمت من مرة هذا الشهر قال لا قال فاذا
 افطرت فصم يومين (صحیح مسلم کتاب الصیام باب احتیاب صیام ثلاثة ایام من کل شهر جزء
 اول ص ۴۳)

جو شخص رمضان کے صیام رکھ کر پھر شوال میں چھ صیام رکھے تو بہت اچھا ہے۔ جو شخص رمضان کے بعد یہ صیام رکھے اس نے گویا سال بھر صیام رکھے۔

۹ ذوالحجہ کے صوم کی بہت فضیلت ہے۔ اس صوم کی برکت سے سال گذشتہ اور سال آئندہ کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(نوٹ :- ۹ ذوالحجہ کو یوم عرفہ کہتے ہیں)

عشرۃ ذی الحجہ میں ہر نیک عمل بہت افضل ہے لہذا ۱ تا ۹ ذوالحجہ کو صیام رکھنا بہت اچھا ہے۔

۱۰ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان ثم أتبعه ستاً من شوال كان كصيام الدهر (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صوم ستۃ ایام من شوال اتباعاً لرمضان جزء اول ص ۴۷)

۱۱ سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم عرفۃ فقال یکفر السنۃ الماضیۃ والباقیۃ (وفی روایۃ احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التي قبلہ والسنۃ التي بعدہ) (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شہیر۔ جزء اول ص ۴۷)

۱۲ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما عمل فی ایام العشر افضل من العمل فی ہذہ قالوا لا الجہاد قال ولا الجہاد لا رمل خرج یخاطر بنفسہ و مالہ فلم یرجع بشئ (صحیح بخاری کتاب العیدین باب فضل العمل فی ایام التشریق جزء ۲ ص ۲)

ہر مہینہ میں تین صیام اور رمضان کے صیام پورے سال کے صیام کے مثل ہیں ۱۷

ہر مہینہ میں تین صیام رکھ لینا اچھا ہے لیکن اگر تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو رکھے تو بہتر ہے ۱۸

۱۷ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث من کل شھر ورمضان الی رمضان فہذا صیام الدھر کلہ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شھر جزء اول ص ۴۳)

۱۸ عن معاذۃ انھا سألت عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم من کل شھر ثلاثۃ ایام قالت نعم فقلت لھا من ای ایام الشھر کان یصوم قالت لم یکن یبالی من ای ایام الشھر یصوم (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شھر جزء اول ص ۴۳) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر اذا صمت من الشھر ثلاثۃ ایام فصم ثلاث عشرة واربع عشرة وخمس عشرة (ترمذی کتاب الصوم باب ما جاء فی صوم ثلاثۃ من کل شھر جزء اول ص ۲۳ وسندہ صحیح۔ مرعاة جلد ۴ ص ۲۸۸)

پیر کے دن صوم رکھنا اچھا ہے اس لئے کہ یہ ایک مبارک دن ہے،
اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تھے اور اسی دن آپ پر وحی
کا نزول ہوا ہے

پیر اور جمعرات کے دنوں میں صوم رکھنا اچھا ہے اس لئے کہ پیر اور جمعرات
کے دن لوگوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور اس لئے
بھی کہ پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ ہر مومن کو بخش دیتا ہے سوائے ان
دو آدمیوں کے جو ایک دوسرے سے بغض رکھتے ہوں ۱۷

۱۷ سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الاثنين قال ذاك یوم ولدت
فیہ ویوم بعثت او انزل علی فیہ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلثۃ ایام
من کل شہر جزر اول ص ۴۳)

۱۸ تعرض اعمال الناس فی کل جمعة مرتین یوم الاثنين ویوم الخمیس فیغفر لکل عبد مؤمن الا
عبدا بینہ و بین اخیه شحناء فیقال انزکوا و اذکوا ہذین حتی یغیثا (صحیح مسلم کتاب البر باب
النہی عن الفحشاء و التہاجر جزر ۲ ص ۴۵) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعرض الاعمال
یوم الاثنين و الخمیس فاحب ان یعرض علی و انا صائم (رواہ الترمذی و حسنہ فی کتاب الصوم
باب ما جاز فی صوم یوم الاثنين و الخمیس جزر اول ص ۴۳)

ماہ رمضان، ماہ شعبان اور ہر بدھ اور جمعرات کے دن صوم رکھنا ہمیشہ صوم رکھنے کے مثل ہے۔
 ہفتہ اور انوار کو صوم رکھنا بھی بہت اچھا ہے۔ یہ دونوں دن
 مشرکین (یہود و نصاریٰ) کی عید کے دن ہیں لہذا ان دنوں میں صوم
 رکھ کر ان کی مخالفت کرنا پسندیدہ ہے۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

۱۔ سَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ إِنَّ لَاهْلِكَ عَلَيْكَ
 حَقَّ صَمِّ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيهِ وَكُلِّ أَرْبَعَاءٍ وَخَمِيسٍ فَإِذَا أَنْتَ قَدِ صُمْتَ الدَّهْرَ (ابوداؤد
 کتاب الصوم باب فی صوم شعبان جزء ۱ ص ۳۳۷ وسندہ صحیح۔ مرعاۃ جلد ۴ ص ۲۸۹)
 ۲۔ کانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ كَثْرًا يَصُومُ
 مِنْ الْأَيَّامِ وَيَقُولُ انْخَمَاعِ عِيدِ الْمُشْرِكِينَ (أَيُّ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى) فَإِنَّا أَحِبُّانَا غَالِمُ
 (مسند احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ الاماني جزء ۱ ص ۲۲۵)

پاک دامنی کے لئے صیام

جس شخص کو نکاح کی استطاعت نہ ہو تو اُسے چاہیے کہ
پاک دامن رہنے کے لئے صیام رکھے

www.sirat-e-mustaqeem.net

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من استطاع الباءة فلیتنزوج فانه اغض للبصر
احسن للفرج ومن لم یستطع فعليه بالصوم فانه له وجاء (صحیح بخاری کتاب الصوم باب
الصوم لمن خاف علی نفسه العزوبة جزء ۲ ص ۳۲ و صحیح مسلم کتاب النکاح جزء اول
ص ۵۸۳)

کون کون سے صیام منع ہیں

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن صوم نہ رکھے۔
ایام تشریق یعنی ۱۱، ۱۲ و ۱۳ ذوالحجہ کے صیام نہ رکھے۔ البتہ وہ
شخص جو حج تمتع کر رہا ہو اور اسے قربانی کا جانور نہ ملے تو وہ حج کے زمانہ
میں یہ تین صیام رکھے اور سات صیام گھر پہنچ کر رکھے۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

۱۔ کھنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الفطر والنحر (صحیح بخاری کتاب الصوم
باب صوم یوم الفطر جزء ۳ ص ۵۵ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب النہی عن صوم الفطر جزء
اول ص ۱۶ واللفظ للبخاری)

۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام تشریق ایام اکل و شرب و ذکر اللہ (صحیح مسلم
کتاب الصیام باب تحریم صوم ایام التشریق جزء اول ص ۱۶) قال اللہ عز و جل: فَمَنْ
لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ فِی الْحَجِّ (البقرة - ۱۹۶) عن عائشة الصدیقة و
عن ابن عمر قال لم یرخص فی ایام التشریق ان یصومن الا لمن لم یجد الھدی (صحیح بخاری کتاب الصوم
باب صیام ایام التشریق جزء ۳ ص ۵۶)

اگر ۲۹ شعبان کو چاند نظر نہ آئے تو گلے دن محض اس خیال سے کہ شاید اس دن رمضان کی پہلی تاریخ ہو ہرگز صوم نہ رکھے لے
 رمضان شروع ہونے کے ایک دو دن پہلے سے پیشوائی کے صیام نہ رکھے البتہ وہ شخص رکھ سکتا ہے جو کسی اور وجہ سے ان دنوں میں ہمیشہ صیام رکھتا ہو مثلاً پیر یا جمعرات کا دن ان تاریخوں میں واقع ہو جائے اور وہ ہمیشہ پیر اور جمعرات کے صیام رکھتا ہو تو وہ پیر یا جمعرات کی وجہ سے ان تاریخوں میں صوم رکھ لے لے

www.sirat-e-mustaqim.net

۱۔ قال عمار من صام اليوم الذي شك فيه فقد عصى ابا القاسم صلى الله عليه وسلم (رواه الترمذی وصحہ فی کتاب الصیام باب ما جاء فی کراہیۃ صوم یوم الشک جزر اول ص ۲۱۳)
 ۲۔ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يتقدم احدكم رمضان بصوم يوم او يومين الا ان يكون رجل كان يصوم صومه فليصم ذلك اليوم (صحیح بخاری کتاب الصوم باب لا يتقدم من رمضان بصوم يوم جزر ۳ ص ۳۵ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب لا تقدموا رمضان بصوم يوم جزر اول ص ۲۸ واللفظ للبخاری)

جب شعبان کا مہینہ نصف ہو جائے تو پھر رمضان تک صیام
نہ رکھے ۱

صرف جمعہ کا صوم نہ رکھے سوائے اس صورت کے کہ جمعہ کسی ایسے
دن واقع ہو جائے جس دن کوئی شخص معمول کے مطابق صوم رکھتا ہو ۲
اگر جمعہ کے دن صوم رکھنے کا ارادہ ہو تو اس سے ایک دن پہلے یا ایک
دن بعد بھی صوم رکھے ۳

اگر جمعہ کا صوم رکھ لیا ہو اور جمعرات کا صوم نہ رکھا ہو اور نہ ہفتہ
کے صوم کا ارادہ ہو تو جمعہ کا صوم نوڑ دے ۴

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بقی نصف من شعبان نہ تصوموا (رواہ
الترمذی وصحیح فی کتاب الصوم باب ما جاء فی کما صیۃ الصوم فی نصف الباقی من شعبان
لحال رمضان جزء اول ص ۲۳)

۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تخصوا یوم الجمعة بصیام من بین الایام
الا ان یكون فی صوم لیصومہ احدکم (صحیح مسلم کتاب الصیام باب کراہۃ صیام یوم الجمعة
مفردا جزء اول ص ۶۲)

۳۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصوم من احدکم یوم الجمعة الا یوما قبلہ او بعدہ
(صحیح بخاری کتاب الصوم باب صوم یوم الجمعة جزء ۳ ص ۵۴ و صحیح مسلم کتاب الصیام باب
کراہۃ صیام یوم الجمعة مفردا ص ۶۲)

۴۔ عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا یوم الجمعة وھی صائمة فقال
أصمت امس قالت لا قال تریدین ان تصومین غدًا قالت لا قال فأفطری (صحیح بخاری
کتاب الصوم باب صوم یوم الجمعة جزء ۳ ص ۵۴)

صرف ہفتہ کا نفل صوم نہ رکھے۔ اگر ہفتہ کا صوم رکھنے کا ارادہ کرے تو اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی صوم رکھے۔ حاجی کو عرفہ یعنی ۹ رزی الحجہ کا صوم نہیں رکھنا چاہیئے۔

۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوموا یوم السبت الا فیما افرض علیکم (رواہ الترمذی فی کتاب الصوم باب ما جاء فی یوم السبت وسندہ صحیح۔ مرعاة جلد ۴ صفحہ ۲۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصوم احدکم یوم الجمعة الا ان یشوم قبلہ او یصوم بعدہ (صحیح مسلم کتاب النیام باب کراۃ صیام الجمعة منفردا وصحیح بخاری کتاب الصوم باب صوم یوم الجمعة جزء ۳ صفحہ ۵۷ واللفظ لمسلم) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم صوم السبت ویوم الاحد اکثر مما یصوم من الايام ویقول انھا عیدایا المشرکین (ای الیہود والنصارى) فانما احب ان افاقم (مسند احمد وسندہ صحیح۔ بلوغ الامانی جزء ۱۰ صفحہ ۲۲۵)

۲۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن صوم یوم عرفہ بعرفۃ (ابوداؤد و کتاب الصوم باب فی صوم عرفہ بعرفۃ جزء اول صفحہ ۳۳۸ وسندہ صحیح۔ فتح الباری ۴/۱۴۲)

عورت اور نفلی صیام

اگر شوہر موجود ہو تو بیوی کو اس کی اجازت کے بغیر نفلی صوم نہیں رکھنا چاہیئے لے

www.sirat-e-mustaqeem.net

لے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوم المرأة ولعلھا شاهد الا باذنہ (صحیح بخاری کتاب النکاح باب صوم المرأة باذن زوجها جزء ۷ ص ۳۹) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوم المرأة وزوجھا شاهد یوما من غیر شھر رمضان الا باذنہ (رواہ الترمذی وصحہ فی کتاب الصوم باب ما جاء فی کراہیة صوم المرأة الا باذن زوجها جزء اول ص ۲۴۳)

نذر کے صیام

نذر کے صیام وہ صیام ہیں جو کسی شخص نے اپنے اوپر کسی خاص وجہ سے واجب کر لئے ہوں۔ ان صیام کا رکھنا ضروری ہے لہ
اگر کسی کے ذمہ نذر کے صیام ہوں اور وہ ان کو رکھنے سے پہلے
مر جائے تو ورثاء کو چاہیئے کہ اس کی طرف سے وہ صیام رکھیں لہ

www.sirat-e-mustaqeem.net

لہ قال اللہ تبارک وتعالیٰ "عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَ نَهَا
تَفْجِيرًا ۝ يُوقُونَ بِاللَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ۝"
(ہل اتی علی الانسان - ۷۶)

لہ جاءت امرأة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان امي ماتت و
عليها صوم نذر فأصوم عنها قال ارايت لو كان على امك دين فقضيتيه أكان يؤدى
ذلك عنها قالت نعم قال فصومي عن امك (صحیح مسلم کتاب الصیام باب قضاء الصیام
عن المیت جزء اول ص ۴۶) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات وعليه صیام صام
عنه وبه (صحیح مسلم کتاب الصیام باب قضاء الصیام عن المیت جزء اول ص ۴۶)

جماعت المسلمین کی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابیں

- ۱۔ تفسیر قرآن عزیز (۱۰ جلدوں میں)
- ۲۔ توحید المسلمین (توحید کے وسیع موضوع پر ایک جامع اور ٹھوس کتاب)
- ۳۔ صلوٰۃ المسلمین (نماز کی مکمل کتاب مع اعتراضات و جوابات)
- ۴۔ زکوٰۃ المسلمین (زکوٰۃ کے شرعی نصاب و شرح کے بارے میں مکمل تفصیلات)
- ۵۔ صوم المسلمین (روزوں کے متفرق مسائل)
- ۶۔ حج المسلمین (حج کا صحیح طریقہ۔ قرآن مجید و صحیح احادیث سے ماخوذ)
- ۷۔ دعوات المسلمین (مسنون دعائیں)
- ۸۔ برہان المسلمین (حدیث بھی کتاب اللہ ہے کے بارے میں جامع دلائل)
- ۹۔ منہاج المسلمین (مسلمین کے پیدائش سے موت تک کے مسائل قرآن مجید اور صحیح احادیث سے)
- ۱۰۔ تفہیم الاسلام (احادیث پر کئے گئے اعتراضات کا مکمل و مدلل جواب)
- ۱۱۔ تلاش حق (معیار حق کے بارے میں ایک رہنما تصنیف)
- ۱۲۔ التحقیق فی جواب التقلید (تقلید کا رد)
- ۱۳۔ ذہن پرستی ادیان اجداد کا ذہن پر اثر (شرک کی ایک قسم)
- ۱۴۔ صحیح تاریخ الاسلام و المسلمین (ماخذ صرف قرآن مجید، صحیح بخاری و صحیح مسلم، ضعیف احادیث سے پاک سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، خلفائے راشدین، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین کے حالات ایک ہزار صفحات سے زائد صحیح ترین تاریخ)
- ۱۵۔ تاریخ مطول (حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر خلافت عثمانیہ (ترکیہ) تک کے صحیح ترین اور مستند حالات (زیر ترتیب))

تعارفی پمفلٹ مفت
طلب فرمائیں۔

۱۶۔ المسلم (مذاہب خمسہ کے ابطال پر ایک چیلنج رسالہ)

هُوَ سَمُّكُمْ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَ
فِي هَذَا

(ج - ۷۸)

اللہ تعالیٰ نے نزولِ قرآن سے پہلے بھی اور اس قرآن
میں بھی تمہارا نام مسلم رکھا ہے۔



رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ (بقرہ) ۱۲۸

اے ہمارے رب ہم کو اپنا مسلم بنا اور ہماری اولاد
میں سے بھی ایک جماعت کو اپنا مسلم بنا۔



أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ۚ
کیا ہم مسلمین کو مجرمین کے مانند قرار دیں گے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر قرآن عزیز

کاتعارف

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، یہ کلام اپنی مثال آپ ہے۔ جس طرح بذریعہ وحی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو نازل فرمایا اسی طرح بذریعہ وحی اس کی تشریح اور تفسیر بھی نازل فرمائی جو کہ یا تو خود قرآن مجید میں ملے گی یا صاحب قرآن کی زبان مبارک سے، چونکہ قرآن مجید مکمل اور محفوظ ہے لہذا اس کی تشریح اور تفسیر بھی وہی قابل عمل اور قابل قبول ہوگی جو منزل من اللہ ہو اور وہ ہے حدیث نبوی۔

اسی بنیاد پر یہ تفسیر مندرجہ ذیل امتیازی اوصاف کی حامل ہے۔

ایک مسلم کی نجات کے لئے چونکہ علم و عمل لازم و ملزوم ہے لہذا تفسیر ہذا میں علم و عمل کو یکساں اہمیت دی گئی ہے۔

قرآن مجید کی تفاسیر میں اکثر قال فلاں یعنی فلاں نے یہ کہا۔ فلاں نے یہ کہا کی بھرمار ہوتی ہے۔ ان اقوال الرجال میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم کم ہو کر رہ جاتا ہے لہذا اس تفسیر میں کسی کے قول کو نقل نہیں کیا گیا۔ اللہ کے احکام کی تشریح اللہ تعالیٰ ہی کی نازل کردہ وحی: قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے کی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام اپنے اصلی رنگ میں موجود ہیں اور ان پر اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق عمل کیا جاسکتا ہے۔

عموماً تفاسیر میں اس بات کا لحاظ نہیں رکھا جاتا کہ تفسیر میں جو حدیث نقل کی جا رہی ہے وہ سنداً صحیح بھی ہے یا نہیں۔ یہ تفسیر ضعیف حدیث تو کجا حسن حدیث سے بھی معرا ہے اس میں صرف صحیح احادیث کو نقل کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے یہ قرآن مجید کی صحیح ترین تفسیر ہے۔

مسائل اور احکام کی پوری عملی تشریح و توضیح سے تمام تفاسیر خالی ہیں۔ اس تفسیر میں جس جگہ قرآن مجید کے جس حکم کی تشریح کی گئی ہے وہاں ہی اس کی عملی تفسیر بھی بیان کر دی گئی ہے اور اگر کسی خاص وجہ سے اس جگہ بیان نہیں کی تو کسی دوسری جگہ اس کو تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے اور اس دوسری جگہ کا حوالہ بھی نقل کر دیا گیا ہے۔ الغرض اگر ہر جگہ نہیں تو کسی ایک جگہ مناسب مقام پر کسی خاص مسئلہ کو پوری عملی تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے مثلاً طلاق کا ذکر آگیا ہے تو طلاق کے تمام مسائل بیان کر دیئے ہیں۔ قرض کا مسئلہ آگیا ہے تو قرض کے تمام احکام بیان کر دیئے ہیں۔ نماز کے طریقہ کا ذکر آگیا تو نماز کا پورا طریقہ بیان کر دیا گیا ہے وغیرہ وغیرہ اسی طرح اگر کسی جگہ کسی چیز کی اہمیت اور فضیلت کا ذکر آگیا ہے تو اسی جگہ اس کی فضیلت اور اہمیت میں جتنی احادیث ملی ہیں ان کو بیان کر دیا گیا ہے اور یہی اس تفسیر کا ایک امتیازی وصف ہے۔

اس تفسیر میں قرآن مجید کی تلمیحات پر جن کے متعلق صحیح معلومات نہیں مل سکیں کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی مثلاً ہاروت ماروت پر کوئی بحث نہیں کی گئی۔ اس بات کی بھی کوئی کوشش نہیں کی گئی کہ اُس فرعون کا نام معلوم کریں جو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تھا۔ اس بات کی وضاحت بھی نہیں کی گئی کہ وہ لوگ کون تھے جو اپنے گھروں کو چھوڑ کر نکلے ان کو اللہ تعالیٰ نے مار دیا اور پھر زندہ کر دیا۔ اول تو ان بحثوں سے عمل کا کوئی تعلق نہیں۔ دوسرے ان بحثوں کو شامل کرنے سے تفسیر میں غیر یقینی چیزیں شامل ہو جاتیں اور اس طرح تفسیر کا معیار گر جاتا۔ البتہ ان تلمیحات کا جو پہلو عبرت انگیز تھا اس کو بیان کر دیا گیا ہے اور بے فائدہ باتوں کو کلیتہً نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

یہ تفسیر ہر قسم کی پیچیدگیوں سے بالاتر ہے اس میں کسی مسلک، مکتب فکر اور فرقہ کی تعلیمات کا پرچار نہیں کیا گیا۔ اس میں صرف اور صرف خالص اسلام کی نشاندہی کی گئی ہے۔ یہ تفسیر علماء اور عامۃ المسلمین کے لئے یکساں مفید ہے اور یہ بھی اس کا ایک اعزاز ہے۔

شعبہ نشر و اشاعت

جامعۃ المسلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جماعت المسلمین کے امتیازی اوصاف

- ① جماعت المسلمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رکھے ہوئے نام ”جماعت المسلمین“ ہی سے موسوم ہے۔
- ② جماعت المسلمین اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی تعمیل کو فرض اور ترک سنت کو گناہ سمجھتی ہے۔
- ③ جماعت المسلمین میں شامل ہر فرد صرف مسلم ہے۔ مسلمان خود ساختہ نام ہے۔
- ④ جماعت المسلمین کا دین صرف اسلام ہے۔ اس کا کسی مذہب، مسلک، مکتب فکر اور فرقہ سے کوئی تعلق نہیں۔
- ⑤ جماعت المسلمین کے پاس دین میں کسی کے فتوے، اجتہاد، رائے اور قیاس کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔
- ⑥ جماعت المسلمین صرف قرآن مجید اور احادیث صحیحہ ہی کو اسلام سمجھتی ہے۔
- ⑦ جماعت المسلمین کے پاس جو کچھ ہے اس کا انکار کفر ہے۔
- ⑧ جماعت المسلمین اور اس کے امیر سے چمٹے رہنے کا حکم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے یہ اعزاز کسی اور جماعت یا فرقہ کو حاصل نہیں ہے۔
- ⑨ جماعت المسلمین کو چھوڑنا جاہلیت کی موت کو دعوت دینا ہے۔
- ⑩ جماعت المسلمین کو چھوڑنا اسلام کو چھوڑنا ہے۔
- ⑪ جماعت المسلمین امیر کی بیعت اور اطاعت کو لازم سمجھتی ہے یہ بیعت پیری مریدی، مراقبہ، چلہ کشی، ہزارہ تبیع پڑھنے اور ضربیں لگانے کی بیعت نہیں ہے بلکہ دنیا کے چہرہ چہر پر اللہ تعالیٰ کے کلمہ کو بلند کرنے کی بیعت ہے۔
- ⑫ جماعت المسلمین بدعت کو شرک سمجھتی ہے۔
- ⑬ جماعت المسلمین کا نصب العین اعلیٰ کلمۃ اللہ۔ خالص دین اسلام کی اشاعت، شرک و بدعت اور فرقہ بندی کا استیصال ہے۔
- ⑭ جماعت المسلمین ختم نبوت کے انکار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ذرا سی بے ادبی اور گستاخی کو کفر سمجھتی ہے۔

شعبہ نشر و اشاعت جماعت المسلمین

مَا كَانَ إِبْرَاهِيمَ يَهُودِيًّا وَلَا
نَصْرَانِيًّا وَلَكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا،
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ (آل عمران - ۶۷)

ابراہیم (علیہ السلام) نہ یہودی تھے، نہ عیسائی تھے
بلکہ وہ تو ایک اللہ کے ماننے والے مسلم تھے۔ وہ
مشرکین میں سے بھی نہیں تھے۔



سَاءَ بَنَّا أَفْرَغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَ
تَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ○ (اعراف - ۱۲۶)

اے ہمارے رب ہمیں صبر عطاء فرما اور ہمیں اس
حالت میں موت دے کہ ہم مسلم ہوں۔